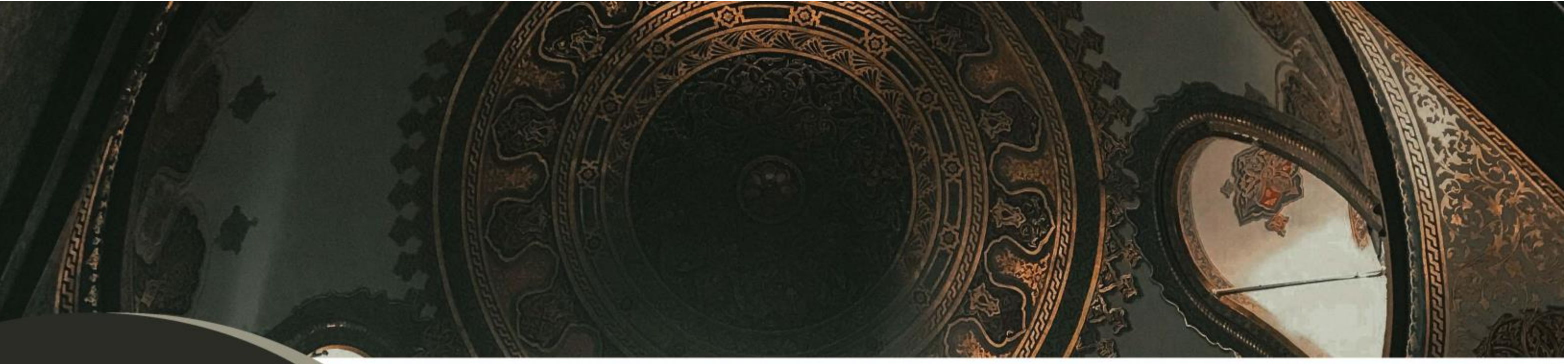


جولائی
۲۰۲۱ء

July
2021

ماہنامہ

حشمت ضیا





سنیت کا کام کرینگے فتاوی رضویہ عام کرینگے

مدیر اعلیٰ

عبید حشمت علی غفرلہ

تزئین کار

محمد سہیل رضا حشمتی غفرلہ

(عرب شریف)

ماہنامہ
حشمت ضیا
جولائی ۲۰۲۱ء

مدیر

عبید حشمت علی غفرلہ

تزئین کار

محمد سہیل رضا حشمتی غفرلہ القوی

(عرب شریف)

بفیضِ رُوحانی

فنافی الرسول **امام احمد بن محمد قسطلانی** رضی المولیٰ عنہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

ثم

فنافی الرسول مجدد وقت **حضرت شیخ عبدالحق محدث** دہلوی رضی المولیٰ عنہ

ثم

مجدد اعظم **اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان** فاضلِ بریلوی رضی المولیٰ عنہ

ثم

خلیفۂ اعلیٰ حضرت وتاج الفحول **مولانا محمد عمر الدین صاحب** سنی حنفی قادری ہزاروی علیہ الرحمہ

ثم

خلیفۂ اعلیٰ حضرت **علامہ حشمت علی** بریلوی علیہ الرحمہ

ثم

بحر العلوم **مفتی عبدالمنان** اعظمی علیہ الرحمہ

زیر سایۂ کرم

شہزادۂ مظہر اعلی حضرت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، شیر ہندوستان، **حضرت مفتی ادریس رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

و

شہزادۂ مظہر اعلی حضرت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، مفتی اعظم پیلی بھیت **حضرت علامہ مفتی معصوم رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

و

شہزادۂ مظہر اعلی حضرت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، صاحب کشف و کرامت **حضرت علامہ مفتی ناصر رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

و

نبیرۂ مظہر اعلی حضرت محقق عصر، رئیس التحریر **حضرت مفتی فاران رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

فہرست

نوٹ: تمام مشمولات کی صحت و درستگی پر مجلس ادارت کی گہری نظر رہتی ہے پھر بھی اگر کوئی شرعی غلطی راہ پا جائے تو آگاہ فرما کر اجر کے مستحق بنیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کسی قریبی شمارے میں تصحیح کر دی جائیگی۔

نعت شریف

از— مجدد اعظم اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

یا خدا بہرِ جنابِ مصطفیٰ امداد کن
یا رسول اللہ از بہرِ خدا امداد کن

یا شفیعَ المُذنبیں یا رحمۃً لِّلعٰلَمِیں
یا اَمانَ الخائفیں یا ملتجے امداد کن

حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَہٗ، یَا کَنْزَ مَنْ لَا کَنْزَ لَہٗ
عِزَّ مَنْ لَا عِزَّ لَہٗ، یا مرتجے امداد کن

ثروتِ بے ثروتاں اے قوتِ بے قوتاں
اے پناہِ بیکساں اے عمزدا امداد کن

یَا مُفِیْضَ الْجُوْد یَا سِرَّ الْوُجُوْد اے تخمِ بُود
اے بہارِ ابتدا وانتہا امداد کن

اے مُغِیْث اے غَوْث اے غَیْث اے غِیاثِ نَشْأتیں
اے غَنی اے مُغْنی اے صاحبِ حیا امداد کن

نعمتِ بے محنتا اے منّتِ بے مُنْتَہٰی
رَحمتا بے زَحمتا عینِ عطا امداد کن

نَیِّرَا نُوْرُ الْہُدٰی بَدْرُ الدُّجیٰ شَمْسُ الضُّحٰی
اے رُخَت آئینۂ ذاتِ خدا امداد کن

اے گدایت جن واِنس وحور وغِلمان وملک
وَے فدایت عرش وفرش اَرض وسَما امداد کن

اے قریشی ہاشِمی طَیبی تِہامی اَبْطَحِی
عِزّ بیتُ اللہ و عَذْرا و قُبا امداد کن

یا طَبِیْبَ الرُّوح یا طِیْبَ الْفُتُوح اے بے قبوح
مَظْہَرِ سُبُّوح پاک از عَیبہا امداد کن

اے عطا پاش اے خطا پوش اے عَفْو کیش اے کریم
اے سراپا رافتِ رَبُّ الْعُلٰی امداد کن

اے سُرورِ جانِ غمگیں اے پئے اُمتِ حزیں
اے غمِ تو ضامنِ شادیِ ما امداد کن

اے بہیں عطرے زِ اعلیٰ جُونۂ عطّارِ قُدس
اے مہیں دُرے زِ دُرجِ اصطفا امداد کن

اے کہ عالم جملہ دادَندَت مگر عیب وقُصور
سَرورِ بے نقص شاہِ بے خطا امداد کن

بندۂ مولیٰ و مولائے تمامی بَندگان
اے زِ عالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن

اے علیم اے عالم اے علامِ اَعلم اے علم
علمِ تو مُغْنی زِ عَرضِ مُدَّعا امداد کن

اے بدستِ تو عنانِ کن مکن کن لا تکُن
وَے بحکمت عرش وما تحت الثَّریٰ امداد کن

سیّدا قلبُ الہُدیٰ جلبُ الندیٰ سلبُ الرَّدیٰ
غمزِ دا عمرالرِّدا الحدے امداد کن

سَروَرا! کہفُ الوَریٰ تَن راد واجاں راشفا
اے نسیمِ دامنت عیسیٰ لِقا امداد کن

اے برائے ہر دلِ مَغْشُوش وچشمِ پُر غبار
خاکِ کُویت کیمیا و تُوتیا امداد کن

جانِ جاں جانِ جہاں جانِ جہاں را جانِ جاں
بلکہ جانہا خاکِ نَعلَینَت شہا امداد کن

سَہل کارے باشدَت تَسہیل ہر مشکل از آنکہ
ہر چہ خواہی می کند فوراً ترا امداد کن

دارہاں از مَن مرا بے مَن سوئے خود خواں مرا
مُدّعا بخشا دِلے بے مدّعا امداد کن

(حدائقِ بخشش)

حقیقی محبت

از-امام احمد بن محمد قسطلانی رضی المولیٰ عنہ

وہ آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے خود نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کا رد کر کے آپ کی شان کو بلند فرمایا۔

ارشادِ خداوندی ہے:

نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝

قلم اور ان کے لکھے کی قسم تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات اس وقت ارشاد فرمائی جب مشرکین نے کہا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝

اے وہ جن پر قرآن اترا بے شک تم مجنون نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بذات خود کسی واسطہ کے بغیر آپ کے دشمنوں کو جواب دیا اور دوستوں کا طریقہ یہی ہوتا ہے کیونکہ جب کوئی محب کسی سے سنتا ہے کہ وہ اس کے محبوب کو گالی دیا ہے تو وہ خود اس کی مدد کرتے ہوئے جواب دیتا ہے یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کا مددگار بنتے ہوئے بذات خود جواب دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد زیادہ کامل اور آپ کے مقام کو زیادہ بلند کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کا رد کرنا آپ کے خود رد کرنے کے مقابلے میں زیادہ پہنچنے والا ہے اور آپ کی بزرگی کے دیوان میں زیادہ ثابت اور قائم ہونے والا ہے

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی بڑی بڑی نشانیوں کی قسم کھاتے ہوئے اپنے رسول اپنے حبیب اور اپنے خلیل کی پاکیزگی بیان کر کے دشمنوں نے جو بہتان باندھا تھا اس کو جھوٹ قرار دیا۔ ارشاد فرمایا:

مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ

تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ۔

اور عنقریب آپ کے وہ دشمن جو آپ کو جھٹلاتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے گا کہ فتنے میں کون مبتلا ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا وہ لوگ؟ ان لوگوں اور دوسرے عقلمند لوگوں کو یہ بات دنیا ہی میں معلوم ہوگی اور عالم برزخ میں ان کا علم بڑھ جائے گا اور آخرت میں مکمل طور پر ظاہر ہو جائے گا حتیٰ کہ اس بات کے علم میں سب لوگ برابر ہوں گے اور ارشاد خداوندی ہے:

وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۚ

اور تمہارے صاحب مجنون نہیں۔

جب عاص بن وائل سہمی نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسجد سے باہر تشریف لا رہے ہیں اور وہ داخل ہو رہا تھا باب بنو سہم کے پاس دونوں کی ملاقات ہوئی اور گفتگو بھی کی قریش کے سردار مسجد میں بیٹھے دیکھ رہے تھے عاص اندر داخل ہوا تو انہوں نے پوچھا تم کس آدمی سے باتیں کر رہے تھے؟ اس نے کہا اس ابتر (جس کی نسل باقی نہ رہی) سے (معاذاللہ)۔

حضور علیہ السلام کے بارے میں کہا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تھے انتقال کر گئے تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

یعنی آپ کے دشمن اور آپ سے بغض رکھنے والے ہی ذلیل وحقیر ہے۔

جب مشرکین نے کہا:

اَ فْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِب ۔

کیا اللہ تعالیٰ پر اس نے جھوٹ باندھا۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِى الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۔

بلکہ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

اور جب انہوں نے کہا:

لَسْتَ مُرْسَلًا ۔

آپ رسول نہیں ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف سے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

حکمت والے قرآن کی قسم! بے شک آپ مرسلین میں سے ہیں۔

اور جب انہوں نے کہا:

اَئِنَّا لَتٰرِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۔

کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر مجنون کی وجہ سے چھوڑ دیں؟

اللہ تعالیٰ نے ان کارد کرتے ہوئے فرمایا:

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

بلکہ آپ حق لے کر آئے اور آپ نے رسولوں کی تصدیق کی۔

تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق فرمائی۔

پھر آپ کے دشمن کے لئے عذاب کا ذکر کیا:

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۔

بے شک تم دردناک عذاب چکھنے والے ہو۔

اور جب انہوں نے کہا:

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۔

یا کہتے ہیں یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادث زمانہ کا انتظار ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کارد کرتے ہوئے فرمایا:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۔

اور ہم نے ان کو شعر نہیں سکھائے اور نہ ہی یہ ان کے شایانِ شان ہیں یہ تو ذکر اور واضح قرآن ہے۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین کا یہ قول ذکر کیا:

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ

یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انہوں نے بنالیا ہے اور اس پر اور لوگوں نے مدد دی۔

تواللہ تعالیٰ نے ان کا نام کاذبین (جھوٹ بولنے والے) رکھا ارشاد فرمایا:

فَقَدۡ جَآءُوۡ ظُلۡمًا وَّزُوۡرًا ۚۛ .

بے شک وہ ظلم اور جھوٹ پر آئے۔

اور فرمایا:

قُلۡ اَنۡزَلَهُ الَّذِیۡ یَعۡلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

تم فرماؤ اسے تو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر بات جانتا ہے۔

اور جب انہوں نے کہا کہ اس قرآن کو ان کی طرف شیطان القاء کرتا ہے تواللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا:

وَمَا تَنَزَّلَتۡ بِهِ الشَّیٰطِیۡنُ .

اور اس قرآن کو لے کر شیطان نہ اترے۔

اور جب ان پر پہلے لوگوں کی خبر پڑھی تو نضر بن حارث نے کہا:

لَوۡ نَشَآءُ لَقُلۡنَا مِثۡلَ هٰذَاۤ ۙاِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۝

اگر ہم چاہتے تو ایسے ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں کے قصے۔

تواللہ تعالیٰ نے ان کو جھٹلاتے ہوئے فرمایا:

قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ یَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا یَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ .

تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں۔

اور جب ولید بن مغیرہ نے کہا:

فَقَالَ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ یُّؤۡثَرُ ۙ. اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِ .

یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا یہ نہیں مگر آدمی کا کلام۔

تواللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا قَالُوۡا سَاحِرٌ اَوۡ مَجۡنُوۡنٌ ۚ.

یونہی جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔

تو یوں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی۔

اور جب مشرکین نے کہا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا ہے تواللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں فرمایا:

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ؕ .

تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

اور جب انہوں نے کہا:

مَالِ هٰذَا الرَّسُوۡلِ یَاۡكُلُ الطَّعَامَ وَیَمۡشِیۡ فِی الۡاَسۡوَاقِ .

اور رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے؟

تواللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمۡ لَيَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَيَمۡشُوۡنَ فِى الۡاَسۡوَاقِ ؕ ۔

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے۔

اور جب اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح اور ازواج مطہرات کی کثرت پر حسد کیا اور کہا کہ آپ کا کام تو صرف نکاح کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اور آپ کی دفاع میں ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا:

اَمۡ يَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ۚ فَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ مُّلۡكًا عَظِيۡمًا ۝

یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا۔

اور جب انہوں نے اس بات کو (عقل سے) بعید سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کو رسول بنا کر بھیجے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ قول نقل کرتے ہوئے فرمایا:

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰٓى اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ۔

اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ تعالیٰ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟

اور وہ اس بات سے جاہل تھے کہ ہم جنس ہونا انس پیدا کرتا ہے اور مخالف جنس سے مخالفت پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

قُلْ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ مَلٰۤـئِكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَـكًا رَّسُوۡلًا ۔

تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے چین سے چلتے تو ان پر آسمان سے ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے۔

یعنی اگر یہ لوگ فرشتے ہوتے تو ضروری ہوتا کہ ان کا رسول بھی فرشتوں سے ہو لیکن جب اہل زمین انسان ہیں تو واجب ہے کہ ان کا رسول بھی بشر ہو۔

تو یہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کتنا بڑا اعزاز ہے حالانکہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام اپنا دفاع خود کرتے اور دشمنوں کو جواب دیتے تھے جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا:

يٰقَوۡمِ لَيۡسَ بِىۡ ضَلٰلَةٌ ۔

اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں۔

اور حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا:

لَيۡسَ بِىۡ سَفَاهَةٌ ۔

اے میری قوم مجھے بیوقوفی سے کیا تعلق۔

اور اس طرح کی کئی مثالیں ہیں۔

(المواہب الدنیہ، جلد ۲، صفحہ ۶۲۵)

☆☆☆☆☆☆

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

از: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی المولیٰ عنہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چوتھی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء ہیں۔ سیدہ فاطمہ کی پیدائش ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اکتالیسویں سال میں ہوئی۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ یہ قول ابو بکر رازی کا ہے اور یہ قول اس کے مخالف ہے جسے ابن اسحاق نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے بارے میں بیان کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد اظہار نبوت سے قبل پیدا ہوئی ہیں۔ بجز حضرت ابراہیم کے۔ اس لیے کہ اس قول کے بموجب سیدہ فاطمہ کی ولادت بعد از نبوّت ایک سال بعد ہوئی ہے۔

ابن جوزی نے کہا کہ سیدہ فاطمہ کی ولادت اظہار نبوت سے پانچ سال پہلے ہے۔ مشہور تر روایت یہی ہے ایک قول کے بموجب سیدہ فاطمہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں اور ایک قول سے سیدہ رقیہ اور ایک قول سے ام کلثوم سب سے چھوٹی تھیں۔

سیدہ زہرا سیدۃ نساء العالمین اور سیدۃ نساء اہل الجنۃ ہیں اور فاطمہ اس بنا پر نام رکھا گیا کہ حق تعالیٰ نے اُن کو اور ان کے محبین کو آتش دوزخ سے محفوظ رکھا ہے اور بتول اس بنا پر نام رکھا گیا کہ آپ اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے فضیلت دین اور حسن و جمال میں جدا ہیں اور ماسوی اللہ سے بے نیاز ہیں اور زہرا اس بنا پر کہ زہرت بہجت اور جمال میں کمال و مرتبہ میں ہیں اور زکیہ وراضیہ بھی آپ کا لقب ہیں سیدہ زہرا تمام لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راہ وروش اور صورت و سیرت اور کلام میں سب سے زیادہ مشابہ تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی جب سیدہ فاطمہ آتیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ تھام لیتے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر ان کو بٹھاتے تھے۔ اسی طرح جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جاتے تو یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھڑی ہو جاتیں اور آگے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک تھام لیتیں اور اپنی جگہ حضور کو بٹھاتیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا عقد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ہجرت کے دوسرے سال رمضان مبارک میں غزوۂ بدر کی واپسی پر فرمایا بعض غزوۂ احد کے بعد کہتے ہیں اور ماہ ذی الحجہ میں شب عروسی واقع ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ماہ رجب میں نکاح ہوا اور ایک قول سے ماہ صفر میں۔ انعقاد نکاح بحکم الٰہی اور اس کی وحی سے تھا اور سیدہ کی عمر شریف پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ کی تھی اور حضرت علی مرتضیٰ کی عمر شریف اکیس سال پانچ ماہ تھی۔ دیگر اقوال بھی ہیں۔ نکاح کا قصہ ہجرت کے دوسرے سال کے واقعات میں بیان ہو چکا ہے۔ سیدہ فاطمہ سے امام حسن، امام حسین، محسن، زینب، ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئے۔ محسن اور رقیہ عہد تفولیت میں ہی وفات پا گئے اور سیدہ زینب، حضرت عبداللہ بن جعفر سے اور سیدہ ام کلثوم حضرت عمر بن الخطاب کی زوجیت میں آئیں اور ان کی اولاد باقی نہ رہی

اگرچہ سیدہ ام کلثوم کا حضرت فاروق اعظم سے ایک فرزند پیدا ہوا اور اس کا نام زید تھا۔

صحیح حدیث میں آیا ہے کہا کہ فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ الحسن والحسین سید شباب اھل الجنۃ اور یہ روایت درجہ صحت کو پہنچ چکی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے جس نے انہیں تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے بلاشبہ مجھ سے بغض رکھا۔ نیز فرمایا: بے شک اللہ فاطمہ کے غصہ سے غضب فرماتا اور ان کی رضا سے خوش ہوتا ہے۔

اہل سیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ اور فاطمہ کو ایک فرش پر بیٹھا کر دونوں کی دلجوئی فرمائی۔ حضرت علی مرتضیٰ نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہیں یا میں؟" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہیں اور تم ان سے زیادہ مجھے پیارے ہو۔"

سیدہ عائشہ کی یہ روایت صحت کو پہونچی ہے کہ فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف فرماتھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن اقدس پر اونی چادر شریف تھی۔ حسن بن علی آئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی چادر شریف میں لے لیا ان کے بعد حسین بن علی آئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی چادر شریف میں لے لیا اور ان کے بعد سیدہ فاطمہ اور حضرت علی مرتضیٰ آئے حضور اکرم نے ان کو بھی اپنی چادر شریف میں لے لیا اس وقت یہ آیت کریمہ پڑھی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝

بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے ناپاکی کو دور فرمائے اور تمہیں خوب پاک و ستھرا بنائے اور ان چاروں شخصوں کے بارے میں فرمایا میں اس سے جنگ کروں گا جو ان سے جنگ کرے گا اور میں اُن سے صلح کروں گا جو ان سے صلح کرے گا ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور ملاحظہ فرمایا کہ آپ اونٹ کے بالوں کا موٹا لباس پہنے بیٹھی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے اور فرمایا:' اے فاطمہ! آج تم دنیا کی تنگی و سختی پر صبر کرو تاکہ کل روز قیامت جنت کی نعمتیں تمہیں حاصل ہوں۔ مروی ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سیدہ فاطمہ کے سینہ مبارک پر رکھ کر دعا مانگی اے خدا ان کو بھوک کی تکلیف سے نجات دے۔ سیدہ فاطمہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے کبھی اپنے دل میں بھوک کی تکلیف محسوس نہ کی۔ حدیث میں اس کا طویل قصہ مذکور ہے۔

حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو سب کے آخر میں سیدہ زہرا سے رخصت ہوتے اور جب سفر سے تشریف لاتے تو سب سے پہلے اپنے اہل بیت میں سے ان سے ملاقات فرماتے ان کے بعد ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے جاتے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محدّثین روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ آدمیوں میں سے کون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پیارا تھا فرمایا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

پھر لوگوں نے پوچھا مردوں میں سے کون؟فرمایا ان کے شوہر یہ ہے حضرت صدیقہ کا انصاف، صدق حال اور اہل بیت نبوّت کے ساتھ ان کی مصادقت اسے یاد رکھنا چاہئے۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لوگوں نے پوچھا کہ آدمیوں میں سے کون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارا تھا؟فرمایا عائشہ !لوگوں نے پوچھا مردوں سے کون؟فرمایا ان کے والد ماجد سب سے زیادہ محبوب تھے۔سب ہی محبوب تھے لیکن حیثیتیں مختلف ہیں۔

امام حسن مجتبیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے کہ وہ گھر کی مسجد کے محراب میں رات رات بھر نماز میں مشغول رہتیں یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی اور میں نے انہیں مسلمانوں اور مسلمان عورتوں کے حق میں بہت زیادہ دعا کرتے سنا۔انہوں نے اپنی ذات کے لیے کوئی دعا نہ مانگی میں نے عرض کیا: اے مادر مہربان !کیا سبب ہے کہ آپ اپنے لیے کوئی دعا نہیں مانگتیں؟فرمایا: "اے فرزند!اوّل الجوار ثم الدار" پہلے ہمسایہ ہے پھر گھر ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے ان سے کہا خدا کی قسم فاطمہ رضی اللہ عنہا! میں نے کسی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تم سے زیادہ محبوب نہ دیکھا اور قسم ہے خدا کی میں نے آپ کے والد ماجد کے بعد کسی شخص کو اپنے نزدیک آپ سے زیادہ محبوب نہ جانا۔

اہل بیت اطہار کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں کچھ تو مجمل' بعنوان اہل بیت ہیں اور کچھ مخصوص بہ امام حسن و حسین اور علی و فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں چونکہ اس جگہ مقصود سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا تذکرہ ہے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے اور اہل بیت اطہار اور تفسیر آیت کر کریمہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس کے معنی میں کلام بہت ہے جسے دوسری جگہوں میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے وہیں دیکھنا چاہیے۔ (وباللہ التوفیق)

وفات سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا: فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی وفات شب سہ شنبہ تیسری ماہ رمضان ۱۱ھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ۶ ماہ بعد واقع ہوئی یہی قول مشہور و صحیح ہے اور بھی کئی قول ہیں لیکن وہ درجہ صحت سے دور ہیں اور بقیع شریف میں رات میں مدفون ہوئیں۔ان کی نماز جنازہ ایک قول سے حضرت علی اور ایک قول سے حضرت عباس نے پڑھی کہتے ہیں کہ دوسرے دن حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے حضرت علی مرتضیٰ سے شکایت کی کہ ہمیں کیوں نہ خبر کی ہم بھی نماز کا شرف پاتے۔حضرت علی مرتضیٰ نے عذر خواہی میں فرمایا میں نے فاطمہ کی وصیت کی بنا پر ایسا کیا کہ جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔تو رات میں دفن کرنا تاکہ نامحرموں کی آنکھیں میرے جنازہ پر نہ پڑیں لوگوں میں یہی مشہور ہے مگر روزۃ الاحباب وغیرہ میں یہ ہے اور روایتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور حضرت عثمان بن عفان و عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم بھی آئے اور یہ ذکر پہلے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ضمن میں آخر میں کیا جا چکا ہے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے محل دفن میں اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ آپ کا مرقد بقیع میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قبہ

میں ہیں جہاں تمام اہل بیت نبوّت آسودہ ہیں (اور بقیع کے تمام مزارات اور قبوں کو ملعون نجدیوں نے اپنے دور استبداد ۱۳۴۳ھ میں شہید کر دیا ہے (مترجم) اور بعض کا خیال یہ ہے کہ ان کا مدفن ان کے گھر میں ہی ہے جو کہ مسجد نبوی شریف میں ہے ان کا جنازہ گھر سے باہر نہ نکالا گیا آج بھی ان کی زیارت وہیں مشہور ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کا مزار شریف بقیع کی مسجد میں ہے جو قبہ عباسی کے نام سے منسوب ہے اور شرقی کی جانب ہے۔ امام غزالی نے بقیع کی زیارت میں اس مسجد کا ذکر کیا ہے اور اس میں نماز پڑھنے کی وصیت کی ہے بعض اور حضرات نے بھی اس مسجد شریف کا ذکر کیا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ "بیت الحزن" کے نام سے معروف ہے کیوں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے غم و جدائی کی مصیبت کے زمانے میں لوگوں کی صحبت سے پریشان ہو کر تنہائی اختیار کر کے اس جگہ قیام پذیر ہو گئی تھیں نیز کہتے ہیں کہ اس جگہ ایک گھر ہے جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بقیع میں لیا تھا (واللہ اعلم) پہلا قول صحیح اور اخبار و آثار کے موافق ہے۔

مسعودی نے 'مروج الذہب' میں بیان کیا ہے کہ حضرت امام حسن، امام زین العابدین امام محمد باقر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کی قبروں کی جگہ میں ایک پتھر پاتے ہیں جس میں لکھا ہوا ہے کہ ھذا قبر فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدۃ نساء العلمین و قبر الحسن بن علی حسین بن علی و جعفر بن محمد علیہم التحیہ والسلام۔ اس پتھر کا ظہور ۳۳۰ھ میں ہوا۔ امام المسلمین سیدنا حسن بن علی مرتضیٰ کے دفن کے قصہ میں مروی ہے کہ اُنہوں نے وصیت کی تھی کہ اگر لوگ مزاحمت نہ کریں تو مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کرنا ورنہ بقیع میں اپنی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں دفن کر دینا۔ غرض یہ کہ آپ کی قبر شریف میں یہی جگہ مختار ہے

محب طبری، ذخائر العقبیٰ میں نقل کرتے ہیں کہ مجھے ایک مرد صالح نے جو میرے ساتھ خدا کے لئے اخوت رکھتا تھا خبر دی کہ جب شیخ ابوالعاص مرسی جو کے شیخ ابوالحسن شاذلی کے شاگرد ہیں وہ بقیع کی زیارت کرتے تو وہ حضرت عباس کے قبہ کے آگے کھڑے ہو کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سلام پڑھتے تھے اور فرماتے کہ شیخ پر اسی جگہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور منکشف ہوئی ہے اور فرماتے ہیں کہ کشف میں حضرت شیخ کو ایک آیت کبریٰ ہے فرماتے ہیں کہ عرصہ دراز تک اس بنا پر کہ جو اعتقاد مجھے حضرت شیخ سے تھا اسی اعتقاد پر قائم رہا یہاں تک کہ میں نے وہ روایت ابن عبد البر سے امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کے قضیہ میں منقول ہے دیکھی اس کے بعد شیخ نے جو کشف سے خبر دی تھی اس پر میرا اعتقاد زیادہ ہو گیا اور فرمایا کہ حدیث کی صحت مجھ پر شیخ کے کشف سے ثابت ہوئی اور حدیث کے مطابق حضرت شیخ کا کشف سچا ثابت ہوا۔ (واللہ اعلم)

(مدارج النبوۃ، جلد ۲، صفحہ ٥٣٤)

☆☆☆☆☆☆

الاستفتا

از- مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی المولیٰ عنہ

مسئلہ۷ تا۹: از بمبئی نمبر ۲ سنگل روڈ معرفت وائز برادر مسئولہ نذیر احمد خجندی ۱۶ محرم ۱۳۳۹ھ

(۱) سلطنت اسلامیہ عثمانیہ تباہ برباد کی جارہی ہے، اس کے حصے بخرے کر لئے گئے، ایسی حالت میں ہم اہل سنت وجماعت کو اس سلطنت اسلامی سے ہمدردی اور اس کے دشمنوں سے نفرت کرنی چاہئے یا نہیں؟

(۲) اماکن مقدسہ بے حرمت کئے گئے، خصوصاً حرم شریف میں خون بہایا گیا، غلاف کعبۃ اللہ میں آگ لگی، ان بے حرمتی کرنے والوں اور ان افراد سے جو اس بے حرمتی کے باعث ہوئے ہم کو نفرت اور عداوت رکھنی چاہئے یا نہیں؟

(۳) خصوصاً جس قوم نے سلطنت اسلامیہ کو برباد اور اماکن مقدسہ کو بے حرمت کرنے کی کوشش کی ہو وہ دشمن اسلام اور مخالف اللہ تعالیٰ ورسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمجھی جائے گی یا نہیں، اور بفحوائے آیہ کریمہ

لاتجدقوما یؤمنون باللہ والیوم الاٰخریوادون من حاداللہ ورسولہ ۳ــہ الخ

(تم نہ پاؤگے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی الخ۔ت) ہم اہل سنت وجماعت کو ان دشمنان اسلام سے دوستانہ تعلقات ترک کرنے چاہیے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے،

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الدین النصح لکل مسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دین اسلام ہر مسلمان کی خیر خواہی کا نام ہے۔

(صحیح البخاری باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدین والنصیحۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۳)

مگر ہر تکلیف بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدرِ قدرت ہے نامقدور بات پر مسلمان کو ابھارنا جو نہ ہوسکے اور ضرر دے اور اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر افترا اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ لایکلف اللہ نفسا الاوسعہا ۱؎۔ وقال تعالیٰ فاتقوااللہ مااستطعتم۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہوسکے۔

پھر خیر خواہی اسلام حدودِ اسلام میں رہ کر ہے، مشرکین سے اتحاد وموالات اور ان کو راضی کرنے کو شعار اسلام کی بندش مشرک لیڈر کو

اپنے دین کا ہادی ورہبر بنانا، مشرک لیکچرار کو مسلمانوں کا واعظ ٹھہرانا، اسے مسجد میں لے جا کر جماعت مسلمین سے اونچا کھڑا کر کے لکچر دلوانا، اپنے ماتھوں پر مشرکوں سے قشقے لگوانا، مشرکوں کے مجمع میں مشرک لیڈروں کی جے پکارنا، مشرک لیڈروں کی ٹکٹکی اپنے کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ میں لے جانا، مساجد کو مشرک کا ماتم گاہ ٹھہرانا، اس کے ماتم کے لئے مساجد میں سر برہنہ ہونا، اس کے لئے نماز دعائے مغفرت کا اشتہار دینا، قرآن مجید اور رامائن کو ایک ڈولے میں رکھ کر دونوں کی پوجا کراتے ہوئے مندر میں لے جانا، مشرکوں نے قربانی گاؤ پر مسلمانوں کو بے دریغ ذبح کیا آگ سے پھونکا ان میں جو بعض گرفتار ہوئے اور ان پر ثبوت کامل پہنچ گیا، ان کے لئے رحم کی درخواست کرنا، ان کی رہائی کی ریزولیوشن پاس کرنا، صاف لکھ دینا کہ ہم نے قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کر دی، صاف لکھ دینا کہ آج اگر تم نے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا، صاف لکھ دینا کہ ہماری جماعت ایک ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہے جو کفر واسلام کا امتیاز اٹھادے گا، صاف لکھ دینا کہ ہم ایسا مذہب بنانا چاہتے ہیں جو سنگم وپریاگ (بتوں کی پرستشگاہوں) کو مقدس مقام ٹھہرائے گا۔ یہ امور خیر خواہی اسلام نہیں کند چھری سے اسلام کو ذبح کرنا ہے، یہ سب افعال واقوال ضلال بعید وکفر شدید ہیں اور ان کے فاعل وقائل وقابل اعدائے دین حمید ودشمنانِ رب مجید ہیں،

اتخذوادینهم لهواولعبا، بدلوانعمت الله کفرا، وسیعلم الذین ظلمواای منقلب ینقلبون۔

جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا، اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

نفرت دینیہ، مکروہ تنزیہی واساءت، مکروہ تحریمی، وحرام صغیرہ وکبیرہ ومراتب بدعت وضلال وانواع کفر وارتداد سب سے حسبِ مرتبہ ہے جس کے درجات مستحب سے فرض اعظم بلکہ ضروریات دین تک ہوں گے لیکن جو اخبث مراتب سے نفرت نہ کرے ادون سے ادعائے نفرت میں جھوٹا ہے، مکروہ تنزیہی سے اساءت بری ہے، اساءت سے مکروہِ تحریمی بدتر ہے، اس سے کبائر اپنے اپنے مرتبہ پر بدتر ہیں اور ان سے بدعت وضلال بدتر ہیں اور ان کے بھی مدارج مختلف ہیں اور ان سب سے کفر بدتر ہے اور اس میں بھی مراتب ہیں کفر اصلی سے ارتداد بدتر اور اس میں بھی ترتیب ہے، کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت، اس سے بدتر بت پرستی، اس سے بدتر وہابیت، ان سب سے بدتر اور خبیث تر دیوبندیت، افعال کیسے ہی شنیع ہوں کسی کفر کی شناعت کو نہیں پہنچ سکتے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بدتر از بدتر سے بدتر، کافروں بت پرستوں سے اتحاد و وداد منایا جاتا ہے، کیسا وداد، کہاں کا اتحاد، بلکہ غلامی وانقیاد، اور ان سے بھی بدتر کفار وہابیہ کو اپنی مجلسوں کی صدائیں دی جاتی ہیں اور ان تمام بدتر از بدتر سے بدتر دیوبندیت کے سر مشیخیت ہند کی پگڑی باندھنے کی فکر کی جاتی ہے، جب مشرکین و مرتدین سے یہ کچھ اتحاد ہے تو کسی فعل ومعصیت سے نفرت کا ادعاء محض سفید جھوٹ ہے اگر تمہاری نفرت اللہ کے لئے ہوتی تو افعال سے ایک درجہ ہی بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی اگر بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی دیوبندیوں سے کروڑ درجہ ہوتی تو نفرت کے دعوے محض مکر وفریب ہیں،

یخدعون الله والذین أمنواومایخدعون الاانفسهم وما یشعرون.

فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

آیہ کریمہ:

لاتجدقوما یؤمنون باللہ والیوم الاٰخریوادون من حاداللہ ورسولہ۔

تم نہ پاؤگے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔

کی تلاوت اس جدید پارٹی کے لئے

رب تالی القراٰن والقراٰن یلعنہ

(بہت سے قرآن پڑھنے والوں پر قرآن لعنت کرتا ہے۔) کی پوری مصداق ہے،

(المدخل لابن الحاج الجزء الاول ص۸۵ الجزء الثانی ص۳۰۴ دارالکتاب العربی بیروت)

کیابت پرست ووہابیہ ودیوبندیہ من اللہ ورسولہ میں داخل نہیں، ضرور ہیں، کیا یہ پارٹی ان سے ودادواتحاد کرکے یوادون من حاداللہ ورسولہ میں داخل نہ ہوئے ضرور ہوئے، اور یہی آیہ کریمہ فرمارہی ہے کہ جو یوادون من حاد اللہ ورسولہ ہیں وہ یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر نہیں، لاجرم:

شھد واعلٰی انفسھم انھم کانوا کافرین

یخربون بیوتھم بایدیھم وایدی المؤمنین فاعتبروایااولی الابصار

خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے، اپنے گھر ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں، تو عبرت لو اے نگاہ والو۔

نسأل اللہ العافیۃ ونعوذباللہ من حال اھل النارولاحول ولاقوّۃ الا باللہ الواحد القھار وصلی اللہ وسلم وبارک علی السید الکریم المختار واٰلہ الاطھار وصحبہ الاخیار وامتہ الٰی یوم القرار، واللہ تعالٰی اعلم۔

ہم اللہ تعالٰی سے عافیت کی دعا کرتے ہیں اور اہل نار کے اس حال سے اللہ تعالٰی کے دامن سے وابستہ ہوتے ہیں، اللہ واحد قہار کی قدرت کے بغیر نیکی کی طاقت اور برائی سے باز آنے کی قدرت نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالٰی کی رحمتیں، برکات ہمارے آقا پر ہوں اور آپ کی آل اطہار، صحابہ خیار اور امتِ نبی پر قیامت تک ہوں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(فتاوٰی رضویہ شریف، جلد ۱٤ صفحہ ۱۳۲)

☆☆☆☆☆☆

تعظیم آثار و نقوش مبارکہ

از: خلیفۂ اعلیٰ حضرت وتاج الفحول مولانا محمد عمر الدین صاحب سنی حنفی قادری ہزاروی علیہ الرحمہ

جو چیز دراصل ذی تعظیم و تکریم ہے، اُس کی مثال و مشابہ کی بھی تعظیم و تکریم (بشر طیکہ اُس کی مثال کی ممانعت میں نصوص نہ وارد ہوئے ہوں، جیسے: تصویر جاندار کی اور نیز اُس مثال کو خاص فجّار و فسّاق نے لہو و لعب کے لیے نہ ایجاد کیا ہو،) صحابہ و تابعین وائمہ دین فقہا و محدّثین کرتے چلے آئے ہیں۔

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی "فتاویٰ" میں فرماتے ہیں:

{حضرت کابس بن ربیعہ ہمراہیوں کے ساتھ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو ان کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہتِ صوری کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی تعظیم کے لیے، عجلت میں، اپنے تخت سے اٹھے اور حضرت کابس کو تخت پر بٹھایا اور خود باادب ہو کر بیٹھ گئے اور تمام تر تعظیم و توقیر کے ساتھ ان کو رخصت کیا اور خود "مرغاب" کے مقام تک ان کو رخصت کرنے گئے۔}

دیکھو! ایک گونہ قلیل مشابہت حضرت کابس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھی، مماثلت نہ تھی، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہزار جان سے شیدائی و فدائی تھے، کیسے بے تاب و بے اختیار ہو کر حضرت کابس کے لیے تعظیماً و تکریماً کھڑے ہو گئے اور اُن کو تخت پر اپنی جائے پر بٹھایا اور آپ اُن کے روبرو کیسے مؤدب ہو کر بیٹھے۔ یہ سچّی محبت کا تقاضا تھا کہ جس کو کسی کے ساتھ سچّی محبت ہوتی ہے، اس کے آثار منسوبہ سے اُس کو اصلی محبوب یاد پڑتا ہے اور وہ اُن آثار کو دیکھ کر اصلی محبوب کو یاد کرتا ہے؛ چنانچہ سچّی حقیقی محبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں تھی کہ وہ کسی چیز کی حضور کے ساتھ تھوڑی نسبت بھی دیکھتے تھے، تو اُن کو اصل محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد آجاتے تھے، جیسا کہ حضرت کابس کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھتے، تو اُن کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد آجاتے تھے اور بے اختیار ہو کر رو پڑتے تھے۔

"مواہیب لدنیہ" جلد دوم، صفحہ ۱۶۴ میں ہے:

وکان أنس، اذا رآہ، بکی۔ الخ

حضرت انس، حضرت کابس کو دیکھتے، تو رو پڑتے تھے۔

ایسی ہی محبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تابعین و تبع تابعین کو تھی۔

علامہ قسطلانی "مواہب" میں فرماتے ہیں:

{حضرت یحییٰ بن قاسم کے جسم میں مہرِ نبوّت کی جگہ پر کبوتری کے انڈے کے برابر مہرِ نبوّت کی طرح ابھرا ہوا (گوشت کا ٹکڑا) تھا اور جب آپ غسل کے لیے حمام میں تشریف لاتے اور لوگ آپ کو دیکھتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور آپ کے پاس لوگوں کا ہجوم ہو جاتا، وہ تبرکاً آپ کی پشت مبارک کو بوسہ دیتے اور اسی وجہ سے آپ "شبیہ رسول" کے لقب سے مشہور تھے۔}

اور شیخ محقق و محدّثِ ہند حضرت شاہ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "مدارج النبوہ" میں فرماتے ہیں:

{اہلِ بیتِ کرام کے ایک فرد جن کا نام یحیی بن قاسم بن محمد اور شبیہ رسول کے لقب سے مشہور تھے، کیوں کہ (اُن کے جسم میں) مہرِ نبوّت کے مقام پر کبوتری کے انڈے کی طرح کا ایک ٹکڑا تھا جو مہرِ نبوّت سے مشابہ تھا۔ اُن کا حال یہ تھا کہ جب وہ غسل کے لیے حمام میں تشریف لاتے تو لوگ انہیں دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگتے اور اُن کے پاس لوگوں کا ہجوم ہو جاتا اور تبرکاً اُن کی پشت مبارک کو بوسہ دیتے۔}

دیکھو! زمانہ اتباع تابعین کا تھا، صرف حضرت یحیی کی پشت مبارک پر ایک گوشت کا ٹکڑا تھا، جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مہرِ نبوّت کے مشابہ تھا،

اُس کو حضور کے ہزاراں ہزار شیدائی و فدائی کیسے دوڑ دوڑ کر تعظیماً و تکریماً چومتے تھے، یہ بھی اُس سچّی محبت کا تقاضا تھا۔ اُس سچّی محبت کا تقاضاہے کہ کاغذی تمثال و تصویر نعل مبارک حضور سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور اُس کی تحقیق و تفصیل سیکڑوں ائمہ دین، فقہا و محدّثین نے اپنے کتب و رسائل میں لکھی ہے اور دوسرے ائمہ نے اُن رسائل کی جن میں اس تمثال و تصویر کی تحقیق درج تھی، قراۃً و سماعاً، ادراک سے سندیں حاصل کیں اور اس تمثال کی برکت سے ہزاروں حاجت مندوں کی حاجتیں روا ہوئیں، جن کو اُن ائمہ نے نہایت تحقیق و تفصیلِ انیق سے اپنی کتاب میں ذکر کیا۔ علامہ قسطلانی "مواہب لدنیہ" میں فرماتے ہیں کہ امام ابو یمن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعل مبارک کی مثال و تصویر کی تفصیل میں ایک جز کا رسالہ تحریر فرمایا ہے اور اس رسالہ کو میں نے اپنے استادوں سے قراءۃً و سماعاً روایت کیا ہے اور اس کی سند لی ہے اور امام ابو یمن کے سوا امام ابو اسحاق ابراہیم بن محمد، جو مشہور ابن الحاج ہیں {اور اندلس میں اہلِ مریہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں} اس کی تفصیل میں ایک کتاب لکھی ہے اور بہت فوائد اور برکت جو اس کے وسیلہ سے لوگوں کو حاصل ہوئے، معتبر سندوں سے ذکر کئے ہیں۔

{نعلین مبارک کی فضیلت اور اس کا نفع و برکت جس کا تجربہ کیا گیا} ایک اُن میں سے یہ ہے کہ {ابو جعفر احمد بن عبد المجید نے ذکر کیا اور وہ ایک نیک شخص تھے، فرماتے ہیں:} ایک طالب علم کو میں نے نعل مبارک کی مثال کاغذ پر لکھ کر دی، ایک روز اُس نے مجھے آکر کہا کہ گزشتہ شب کو میں نے اس مثالِ نعل مبارک کی عجیب برکت دیکھی، میری عورت کو سخت درد پیدا ہوا، میں نے اس مثالِ نعل مبارک کو درد کی جگہ رکھ کر دعا کی کہ الٰہی! اس کے صاحب کی برکت سے اس کا درد اچھا کر۔ میرا یہ دعا کرنا ہی تھا کہ اُسی وقت اللہ تعالٰی نے میری عورت کو تندرست کر دیا۔

اور {ابو اسحاق کہتے ہیں: ابو القاسم بن محمد نے فرمایا:} اُس کی مجرّب برکتوں میں سے یہ ہے کہ اگر اس کو کوئی اپنے پاس رکھے تو کسی شریر کی شرارت اور دشمن کی خباثت اثر نہ کرے گی اور وہ اُن سے امن میں رہے گا اور اگر کوئی حاملہ عورت اُس کو اپنے سیدھے ہاتھ میں پکڑے اور اُس کو دردِ زہ ہو تو اس کی برکت سے فوراً اچھی ہو جاتی ہے۔

اور اگر اُن علمائے کرام کے اقوال سے تسلی نہ ہو تو دیکھو! خود مولوی عبد الحہ نعل مبارک کی مثال و تصویر کی تعظیم و تکریم اپنی کتاب "غایۃ المقال" میں کس زور و شور سے اگلے اور پچھلے علماء و عظمائے امتِ

محمد یہ علی صاحبہا الصّلاۃ والسلام کے اقوال سے ثابت کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

{ترجمہ: جان لیجئے! اس امت کے کثیر علماے سلف وخلف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعل مبارک کی مثال و تصویر (کی تعظیم) کو بیان کرتے رہے، علماے مغرب میں سے امام ابو بکر بن العربی، الحافظ ابو الربیع بن سالم الکلاعی، الکاتب ابو عبد اللہ، ابو عبد اللہ بن رشید الفہری، ابو عبد اللہ محمد بن جابر الوادی، خطیب الخطباء ابو عبد اللہ بن مرزوق التلمسانی، ابن البراء التونسی، ابو اسحاق ابراہیم بن الحاج اندلسی المغربی (اور ابن عساکر نے نعلِ پاک کی شبیہ کو اندلسی سے ہی لیا)، ابن ابی الخصال، ابن عبد اللہ مراکشی وغرہم اور علمائے مشرق میں سے الحافظ ابو القاسم بن عساکر (جن کی اس مسئلہ میں مستقل کتاب ہے)، ان کے شاگرد بدر، الحافظ زین الدین عراقی، ان کے صاحبزادے ابو زرعہ، السراج بلقینی، الشیخ یوسف مالکی، الحافظ السخاوی اور ان کے معاصر سیوطی اور قسطلانی وغرہم ہیں اور اس مسئلہ میں اہلِ مغرب معتمد علیہم ہیں اور اہلِ مشرق میں سے ابن عساکر معتمد علیہ ہیں، چونکہ ان کے بعد جو بھی آیا اُس نے ان کی اتباع کی ہے اور ابنِ عساکر نے صرف ابن الحاج المغربی سے ہی دلیل لی ہے۔ یہ تمام بحث ان علما کے بارے میں ہے جو پانچ سو سن ہجری کے بعد کے ہیں اور اس سے پہلے اس مسئلہ میں اہلِ مشرق کی طرف رجوع کیا جاتا۔}

اور علامہ مقری کے چند اقوال اس کی تعظیم و تکریم میں نقل کر کے لکھتے ہیں:

{ترجمہ: اگر رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعل مبارک کی لمبائی، چوڑائی اور اس کی کیفیت و مثال کو جاننا چاہتا ہے تو "فتح المتعال" کی طرف رجوع کر؛ کیوں کہ امام مقری۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ نے اس کتاب میں شبیۂ نعل نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں چھ مختلف اقوال بیان فرمائے ہیں اور اس مسئلہ کو انتہائی شرح و بسط سے بیان کیا ہے، لہذا اس مسئلہ پر مزید بحث کی حاجت نہیں ہے۔}

اور یہاں تک اُس کی تعظیم و تکریم میں زور دیا کہ اُس کو چومنا اور اس کو سر اور آنکھوں پر رکھنا بھی بہت علما سے نقل کیا۔ لکھتے ہیں:

{ترجمہ: کیا موجودگی کی صورت میں نعل نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عدم موجودگی کی صورت میں شبیہ نعل مبارک کو چومنا، ہاتھوں سے چھونا اور سر پر رکھنا وغیرہ جائز ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مداح علما و عظما نے ان امور کی ترغیب دلائی ہے اور نعل مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کی شبیہ کے چومنے کو جائز قرار دیا ہے۔ حافظ زین الدین عراقی نے "الفیتہ السیرۃ" میں اسی طرح فرمایا۔۔۔اور شیخ فتح الحلبی جو معاصرِ علامہ مقری ہیں۔۔۔علامہ مقری۔۔۔شیخ فتح اللہ۔۔۔سید محمد بن موسی الحسینی۔۔۔المالکی معاصرِ مقری۔۔۔اور محمد بن فرج السبتی نے بھی یہی فرمایا۔۔۔}

اور بعدِ نقل، ان اقوال علامہ زین الدین عراقی استاد حافظ ابن حجر عسقلانی وغیرہ علماء و عظما کے، لکھتے ہیں:

یعنی، ان تمام علماء و عظما کے اقوال سے مثالِ نعال کو چومنا اور اس کو منہ پر ملنا تبرّک و تعظیم سے ثابت ہوا۔

اور اسی میں بعدِ نقلِ اقوال شاذہ بعض مالکیہ کے، جس سے کراہتِ تقبیل مفہوم ہوتی تھی، اس کے خلاف اور تقبیل کی تائید میں لکھتے ہیں:

یعنی ہمارے جماہیر ائمہ حنفیہ نے ذکر کیا ہے کہ جائز ہے ہاتھ چومنا عالم اور سلطان عادل کا، بطور تعظیم و تبرّک کے اور اُن کے سوا دوسرے کا ہاتھ چومنا جب جائز ہے کہ اُس کے اسلام کی تعظیم کا قصد کرے اور اسی طرح پاؤں چومنا بھی مرد صالح کا، بطورِ تبرک کے جائز ہے اور بعض نے کہا کہ چومنا پانچ قسم {کا} ہے:

اوّل: چھوٹے بچے کا گال چومنا محبت سے

دوسرا: اپنے بچوں کو چومنا رحمت سے

تیسرا: اپنے بھائی کی پیشانی چومنا شفقت سے

چوتھا: عورت یا لونڈی کا منہ چومنا شہوت سے

پانچواں: مسلمانوں کا ہاتھ چومنا چومنا تحیّت سے

اور بعض نے ایک تقبیل زائد کی ہے، یعنی حجرِ اسود اور چوکھٹِ کعبہ معظّمہ کا چومنا بھی دیانت میں داخل ہے۔

قرآن شریف کے چومنے میں اختلاف ہے مگر چومنا راجح ہے کہ حضرت سیّدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر صبح کو قرآن شریف چومتے تھے۔ اسی طرح سیّدنا امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کو چوم کر منہ پر رکھتے تھے۔

اور {بعض شوافع نے ذکر کیا ہے کہ} روٹی کا چومنا بدعت حسنہ ہے، ہمارے بعض ائمہ حنفیہ کے نزدیک {بھی}، یہ تمام وہ امور ہیں، جن کے چومنے کی علماء نے صراحت کی ہے۔

اگرچہ انصاف پسند طبائع اسی قدر اقوال وافعالِ صحابہ واتباع تابعین ودیگر آئمہ کرام واولیائے عظیم تاآن کہ خود مولوی عبد الحہ لکھنوی کے اقوال سے بھی روضہ مقدّسہ وکعبہ معظّمہ کے مثال مبارک کی تعظیم و تکریم ثابت ہوگئی اور اُس کی تعظیم و تکریم میں کچھ کلام نہ رہا ہوگا، مگر ہٹ دھرم اشخاص کے واسطے، خاص روضہ مقدّسہ و مزار مبارک کی مثال و نقشہ مبارک کی تعظیم کرنا اور اُس کو چومنا اور اسے دیکھ کر اصل روضہ مقدّسہ کو یاد کرنا اور اپنا شوق بڑھانا بھی چند علمائے کرام سے ثابت کیا جاتا ہے۔

علامہ عبد المجید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب "المرتجی بالقبول خدمۃ قدم الرسول"

(جس کی تقریظیں علمائے مکہ معظّمہ و مدرّسین و مفتیانِ حرم مکی نے نہایت زور شور سے لکھی ہیں۔ شیخ علمائے حنفیہ مکہ معظّمہ و رئیس مدرسینِ حرم مکی مولانا شیخ عبد اللہ سراج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو مولوی عبد الحہ کے والد ماجد واستاذ مجد مولانا عبد الحلیم صاحب کے استاذ الاستاذ ہیں، اُس کی تقریظ میں فرماتے ہیں:

یعنی، بعد حمد وصلوۃ کے! پس میں مطلع ہوا اس کتاب بڑی پر، پس پایا میں نے اس کو اچھی بناوٹ میں، اعلیٰ درجہ کا موتی اور واسطے طالبِ مثالِ نعل مبارک کے بہت بڑا ہادی، تمسک کرنے والا بہت بڑی مضبوط چیز سے تمسک کرنے والا ہے اور چلنے والا بیچ راہ تبرّک لینے اس مثال نعل مبارک کے، نہ بھولے اور نہ تھکے اور جو اس سے منہ پھیرے، وہ آگ کا نعل پہنایا جائے اور دوزخ کے اندھے گڑھے میں ڈالا جائے۔

اس طرح مولانا شیخ احمد دمیاطی مصری مدرّس حرم مکی و مولانا سید عبد اللہ میر غنی الحنفی مکہ معظّمہ از طرف سلطان روم (نے) بھی اس کی تقریظیں لکھی ہیں۔

کہا صاحب "دلائل الخیرات" نے بیچ شرح کبیر کے کہ البتہ میں نے ذکر کیا تصویر روضہ مقدّسہ کی باتباع امام شیخ تاج الدین فاکہانی کے، اس

واسطے کہ انہوں نے اپنی کتاب "فجر منیر" میں ایک باب باندھا ہے، بیچ تصویر قبور مقدّسہ کے اور کہا انہوں نے کہ فائدہ اس تصویر کا یہ ہے کہ جس شخص کو اصل روضہ مقدّسہ کی زیارت میسر نہ ہوئی ہو، اُس کو چاہیے کہ اس نقشہ کی زیارت کرے اور اس کو شوقِ دل سے بوسہ دے؛ اس واسطے کہ یہ نقشہ مبارک اُس اصل روضہ مقدّسہ کے قائم مقام ہے، جس طرح مثل نعل مبارک اور تصویر اُس کی اصل نعل مبارک کے قائم مقام ہے، منافع اور فوائد میں، ساتھ شہادت تجربہ صحیح کے اور واسطے اسی کے اُس کی تعظیم و تکریم ائمہ دین فقہا و محدثین نے اس قدر کی کہ جس قدر اصل کی کی اور اس کی مثال اور تصویر میں بہت اشعار انہوں نے کہے اور اس کے خواص ذکر کئے نہایت تجربہ سے، تمام ہوئی عبارت شرح کی۔ مصنّف کہتے ہیں: ہمارا مدّعا حاصل ہو گیا کہ نقشہ کی تعظیم و تکریم کرنا ائمہ دیں کے کلام سے پوری طرح ثابت ہو گیا۔

اور "مزرع الحسنات شرح دلائل الخیرات" میں ہے:

{اس مقام پر قبور شریفہ کی مثل و شبیہ کے ذکر کا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کا اس شبیہ کی زیارت کرنا جو اصل روضۂ مقدّسہ کی زیارت کی قدرت نہیں رکھتا اور محب و مشتاق شخص کا اس مبارک صورت کا مشاہدہ کرنا اور بوسہ دینا انتہائے محبت اور ذوق و شوق کی بے قراری سے ہے اور اکثر بزرگانِ دین نے اس صورت و شبیہ کے بے شمار خواص و برکات بیان فرمائے ہیں اور ان کو پر کھا ہے۔}

بناءً علیہ جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ سچّی حقیقی محبت ہے۔ وہ آپ کے روضہ مقدّسہ کے نقشہ کی تعظیم و تکریم کرے گا۔ اسی طرح جس کو کعبہ معظّمہ کے ساتھ محبت ہے۔ وہ اس کے نقشہ کی بھی تعظیم کرے گا۔ جس طرح حضرت معاویہ و حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہما حضرت کابس کی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور ہزاروں اتباع تابعین حضرت یحیی کی تعظیم کرتے اور اُن کی پشت مبارک کو تعظیماً چومتے تھے۔

(فتوی العلماء بتعظیم آثار العظماء، مجموعہ رسائل ہزاروی صفحہ ۱٤۱)

☆☆☆☆☆☆

بعض گمراہ فرقوں کا بیان

از:- خلیفۂ اعلی حضرت علامہ حشمت علی بریلوی علیہ الرحمہ

حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میری امت 73 فرقے ہوں گی جن میں صرف ایک فرقہ جنتی ہو گا باقی سب دوزخی ہوں گے صحابہ کرام نے عرض کی وہ جنتی فرقہ کون ہے فرمایا وہ جماعت ہے۔ وہ وہ ہے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ یعنی میری اور میرے اصحاب کی سنت پر چلنے والا اہل سنت و جماعت۔ ان دوزخی فرقوں میں سے بعض ہو چکے اور بعض اب ہندوستان وغیرہ میں موجود ہیں۔ جو ہندوستان میں موجود ہیں ان سے مسلمانوں کو آگاہ وخبر دار ہونا ضروری ولازمی ہے تاکہ مسلمان ان سے دور رہیں اور ان کے فتنہ وشر سے بچیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان کی بابت فرماتے ہیں "ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنکم تم ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں۔ پہلا فرقہ ان میں کا نیچری ہے جو دین کی ضروری باتوں کا انکار کرتا قرآن عظیم کے معنوں میں تاویل اور تحریف کرتا ملائکہ، آسمان، جن وشیطان، جنت ودوزخ، حشر ونشر اور معجزات انبیاء کرام کا تاویلوں کی آڑ میں منکر ہے۔ دوسرا چکڑالوی ہے جو رسول اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا انکار کرتا احادیث واقوال صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین کو باطل وناقابل عمل کہتا ہے صرف قرآن عظیم کے اتباع کا دعویٰ کرتا اور اپنے کو اہل قرآن کہتا ہے اذان ونماز وغیرہ خود گڑھی ہے اور ہر وقت کی صرف دو ہی رکعت مقرر کی ہیں۔ تیسرا رافضی ہے جو عام طور سے اہل بیت کی محبت کا دعوی کرتا ہے اور صحابہ کرام سے دشمنی رکھتا انہیں برا کہتا گالیاں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ خلافت حضرت علی کا حق تھا۔ حضرت ابو بکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالی عنہم زبردستی خلیفہ بن گئے اور ان کا حق مارا۔ بارہ اماموں کو افضل اور معصوم وبے گناہ مانتا ہے۔ قرآن عظیم کو ناقص بتاتا اور کہتا ہے کہ اہلبیت کی شان میں جو سورتیں اور آیتیں نازل ہوئی تھی وہ حضرت عثمان وغیرہ صحابہ نے اس میں سے نکال ڈالیں۔ بندوں کی اصلاح اور ان میں امام مقرر کرنا اللہ تعالی پر واجب بتاتا ہے۔ چوتھا قادیانی کا پیرو ہے جس نے نبی ہونے وحی آنے کا دعوی کیا۔ اپنی کتاب براہین احمدیہ کو خدا کا کلام بتایا۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں طرح طرح سے گستاخی اور ان کی تکذیب اور توہین کی اپنے آپ کو ان سے بہتر بتایا۔ پانچواں وہابی نجدی ہے جو محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا پیرو ہے اس نے سن ۱۲۰۹ھ میں نکل کر تمام عرب میں خصوصا مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ میں سخت فتنہ برپا کیا اور وہاں کے رہنے والوں کو قتل وغارت کیا۔ صحابہ۔ ائمہ شہدا وغیرہ کی قبروں کو کھدوایا۔ روضۂ انور کا نام معاذاللہ صنم اکبر۔ بڑا بت رکھا اور اسے بھی ڈھانے کا ارادہ تھا کہ اللہ تعالی نے اسے جہنم واصل کیا۔ اس کے بیٹے نے ایک کتاب مسمی بہ کتاب التوحید لکھی اس کا ترجمہ اسمعیل دہلوی نے اردو میں بنام تقویۃ الایمان ہندوستان میں شائع کیا اور اس کا مذہب پھیلایا اس فرقے کے نزدیک سوائے اس کے تمام مسلمان مشرک ہیں اور تمام انبیاء، اولیاء لائق توہین وتنقیص ہیں نہ قابل تعظیم وتکریم جس بات میں ان کی ذرا بھی تعظیم وتکریم ہو وہ شرک وکفر ہے۔ وہ امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ کے حضور معاذاللہ چوڑے چمار سے زیادہ عزت نہیں رکھتے ہیں۔ وہ مر کر مٹی میں مل گئے انھیں کسی قسم کا اختیار نہیں ہے۔ وہ کسی کی شفاعت اور مدد نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ انبیاء اولیاء کے علوم وکرامات وتصرفات کے منکر ہیں۔ نیاز نذر فاتحہ عرس کو حرام بتاتے اور مجلس

میلاد کو کنہیا کے جنم بلکہ اس سے بڑھ کر فرضی خرافات بتاتے ہیں۔ نماز میں گائے، بیل، گدھے کے خیال آنے کو حضور کے خیال آنے سے بہتر کہتے ہیں۔انبیاء اولیاء کو پکارنے یارسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہنے۔عبدالنبی، غلام رسول، نبی بخش، علی بخش، بندہ حسن، غلام حسین، اور مثل ان کے نام رکھنے۔دلائل خیرات، درودتاج پڑھنے،ان سے مدد چاہنے مرادیں مانگنے۔ان کے نام کا وظیفہ کرنے، جانور چھوڑنے، ذبح کرنے، روزہ رکھنے، بازوپر پیسہ باندھنے توشہ کرنے منت ماننے دوہائی دینے۔ان کی جگہ ان کی چیزوں کا آداب کرنے ان کے مزارات پر جانے اور وہاں سے الٹے پاؤں پھرنے ان کے مزار پر شامیانہ کھڑا کرنے غلاف ڈالنے چادر چڑھانے روشنی کرنے کو شرک کہتے ہیں۔ حتّٰی کے مدینہ طیبہ کو بقصد زیارت جانا حرام بتاتے ہیں۔ان کے بعض سر عنہ معاذاللہ اللہ کو بالفعل جھوٹا اور اس کا جھوٹ بولنا ممکن بتاتے ہیں اور بعض اللہ تعالیٰ کو انسانی باتوں پر جیسے چلنا، پھرنا، جلنا، ڈوبنا، پاخانہ، پیشاب وغیرہ پر قادر بتاتے ہیں۔ بعض اپنے پیر و مرشد شیطان لعین کے علم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں اور بعض حضور کا علم معاذ اللہ ہر بچے اور پاگل اور جانور کو بتاتے ہیں بعض ختم نبوت کا انکار کرتے حضور کے بعد اور نبی کا ہونا ممکن مانتے ہیں۔ چھٹا غیر مقلد ہے جو بعض باتوں کے سواسب میں وہابیہ کا ہم عقیدہ و ہم خیال ہے اور علاوہ ان کے حدیث پر عمل کرنے کا دعوی کرتے اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں امام کے پیچھے الحمد پڑھنے چلا کر آمین کہنے۔ تکبیرات نماز میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے قائل ہیں۔اجتہاد و قیاس کا انکار کرتے۔ ائمہ مجتہدین کو برا کہتے تقلید کو بدعت و حرام بتاتے ہیں حالانکہ اہل حق کے نزدیک تقلید شخصی واجب ہے اور قیاس و تقلید کا مطلقاً انکار کفر ہے۔ ان وہابیہ وغیر مقلدین کے نزدیک علاوہ شرک و کفر کے ہر نئی بات جو اگلے زمانے میں نہ ہوئی ہو بدعت و حرام ہیں۔خواہ وہ بات دینی ہو یا دنیوی کسی قاعدہ شرعی کو نیچے داخل ہو یا نہ داخل ہو سب برابر ہے۔اور اس پر طرہ یہ ہے کہ اپنے آپ جو نیا کام نئی بات کرے وہ تو بدعت نہیں جائز و حلال ہے۔اور جو مسلمان کوئی نئی بات نئی رسم کریں وہ بدعت و حرام ہے لہذا مسلمانوں کو ان کے دھوکے سے بچنے کے لیے اتنا یاد رکھنا چاہیے کہ دین میں نئی بات نکالنے کو بدعت کہتے ہیں اور وہ اگر مخالف و معارض شرع ہو بدعت سیئہ ہے اور اس کا نکالنے والا اس پر عمل کرنے والا گنہگار مستحق عذاب نار ہے اور جو وہ موافق شرع ہو کسی قاعدۂ شرعی کے نیچے داخل ہو تو بدعت حسنہ ہے اس کا نکالنے والا اس پر عمل کرنے والا مستحق اجر و ثواب ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ و تابعین ائمہ دین نے جتنی باتیں نکالیں وہ سب بدعت حسنہ باعث اجر و ثواب ہیں یو ہی بہت سی باتوں کو وہابیہ کسی کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز و حرام کہہ دیتے ہیں اس کی بابت بھی اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ کوئی بات محض اسی کی مشابہت سے ناجائز و حرام نہیں ہوتی ہے جب تک کہ بقصد مشابہت نہ کی جائے یا وہ کسی دوسری قوم کا شعار اور علامت و نشان نہ ہو اور اسے کیا جائے تو ضرور بوجہ مشابہت ناجائز و حرام ہوگی ورنہ نہیں۔

(شمع ہدایت، حصہ چہارم، صفحہ ۷۵)

☆☆☆☆☆☆

تقریر قلب منیر (قسط آخر)

از:- خلیفہ و مظہر اعلی حضرت علامہ حشمت علی خان قادری علیہ الرحمہ

غالب جو اردو زبان کا مجدد سمجھا جاتا ہے وہ ایک سہرا کہتا ہے اور مقطع میں اس کی بے مثلی کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے

ہم سخن فہم ہے غالب کے طرفدار نہیں
دیکھیں اس سہرے سے کہہ دے کوئی بڑھ کر سہرا

دوسرے ہی دن حضرت ذوق رحمہ اللہ اس سے عمدہ سہرا بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں:

جس کو دعویٰ ہو سخن کا یہ سنا دو اس کو
دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

غالب مان لیتا ہے اور اپنا دعویٰ واپس لیتا ہے معافی مانگتا ہے اور کہتا ہے:

منظور تھا گذارش احوال واقعی
اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

مقطع میں آپڑی تھی سخن گسترانہ بات
مقصود اس سے قطع محبت نہیں مجھے

استاذ شہ سے ہو مجھے پرفاش کا خیال
یہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے

غرض اسی طرح تمام مصنوعات انسانی میں کسی چیز کی بے مثلی کا دعوی نہیں ہو سکتا اور اگر ہو تو فوراً دوسرا اس کے مثل بلکہ اس سے بڑھ کر بنادے گا اور اس دعوے کو غلط ثابت کر دے گا۔ اور دوسری قسم وہ چیزیں ہیں جو خدا کی بنائی ہوئی ہیں اُن کا مثل انسان نہیں بنا سکتا عالم کے کاریگروں، استادوں، پادریوں، پنڈتوں، گیانیوں مہا گیانیوں، عالموں سائنس دانوں سب مردوں، عورتوں بچوں، جوانوں، بڑھوں، پرشوں، استریوں پننسکوں سب کو جمع کرلو اور ایک پیڑ کا پتا توڑ کر اُن کے سامنے پیش کرو اور اُن سب کو چیلنج دو کہ یہ پتہ بے مثل ہے اور اگر بے مثل نہیں تو تم میرے دعوے کو غلط ثابت کر دو سارا جہاں مل کر اپنی پوری طاقت صرف کر کے اس پتے کا مثل بنادو وہ سب حیران ہو جائیں گے، پریشان ہو جائیں گے، کوشش کرتے کرتے تھک جائیں گے، مر جائیں گے، مٹ جائیں گے، فنا ہو جائیں گے، سڑ جائیں گے، گل جائیں گے مگر اس پتے کا مثل نہیں بنا سکیں گے کیوں اس لیے کہ وہ پتہ خدا کا بنایا ہوا ہے اور خدا کی بنائی چیز کا مثل انسان نہیں بنا سکتا۔ بس یہی میری حقانیت کی آفتاب سے زائد روشن دلیل ہے جس کے جگمگاتے جلوؤں کے آگے سورج کی آنکھیں بھی ماند ہیں۔ تیرہ سو برس سے میرا یہ دعویٰ تمام عالم کے سامنے فصحا و بلغائے عرب کے آگے پیش ہے کہ اگر تمہیں میرے کلام الٰہی ہونے میں شک ہے بلکہ تم یہ کہتے ہو کہ یہ کسی انسان کا کلام ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کی بنائی ہوئی چیز کے مثل انسان بنا سکتا ہے تو تم تمام عالم سارا جہاں مل کر میرے مقابل میری ایک چھوٹی ہی سی سورت کا مثل بنا کر پیش کر دو یہ وہ زبردست برہان ہے جس کے جواب سے زمانہ ہمیشہ سے عاجز ہے اور عاجز رہے گا یہ وہ

تحدی ہے یہ وہ معارضہ تھا جس کی ہیبت نے ہاتھوں سے قلم چھڑا دیئے، بولنے والی زبانیں ساکت بلکہ گونگی ہو گئیں قلم کی جگہ ہاتھ میں تلوار لینی پڑی اور میری ایک آیت کا نظیر پیش کرنے کے بدلے میرے دشمن خون کی ندیاں بہانے کے لئے تیار ہو گئے۔ بلغائے عرب کی ہمتیں پست پڑ گئیں اور انہوں نہ عملی طور پر اپنے عجز کا اعتراف کیا اور اب تک زمانہ میری ایک سورت کا مثل پیش کرنے سے عاجز ہے تو کیا آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت نہ ہو لیا کہ میں ہر گز کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں بلکہ اس خدائے واحد قدوس جل جلالہ کا کلام ہوں جس کی ہر چیز بے مثل و بے نظیر ہے۔ وہ پوچھتا ہے آپ کے اندر تغیّر و تبدل تو نہیں ہوا تو قرآن فرماتا ہے۔

انالہ لحافظون

میری حفاظت خود میرا نازل کرنے والا اللہ عزوجل کر رہا ہے مجھ میں ایک حرف زیر زبر نقطہ تک کی کمی زیادتی تغیّر تبدل محال اور ناممکن ہے۔ وہ پوچھتا ہے آپ کس پر نازل ہوئے تو قرآن فرماتا ہے نزل علے محمد میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہوں وہ پوچھتا ہے جس پر آپ نازل ہوئے اس کے اوصاف بیان کیجئے تو قرآن فرماتا ہے محمد رسول اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں انک لعلے خلق عظیم وہ بڑے عظیم خلق پر ہیں اُن کے اوصاف کریمہ کا خلاصہ اتنا ہی سمجھ لو کہ وہ عظیم ہیں تمہاری عقول سے وراہیں اُنہیں اُن کے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسی قسم کی صدہا آیات ہیں اُنہیں پڑھ لو۔ وہ پوچھتا ہے اُن کا مرتبہ اُن کے رب کے حضور کتنا ہے قرآن فرماتا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضے اتنا ہی سمجھ لو کہ وہ خدا کے ایسے محبوب ہیں کہ خود خدا اُن کا رضا جو ہے اُن کی مرضی کے موافق تمام نظام دنیا و انتظام آخرت ہوا اور ہے اور ہو گا وہ پوچھتا ہے ہم خدا کی اطاعت کیسے کریں تو قرآن فرماتا ہے

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جو خدا کی اطاعت کرنا چاہے تو اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمابرداری کرے اُن کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے وہ پوچھتا ہے ہم خدا کی محبت کیونکر حاصل کریں تو قرآن فرماتا ہے فاتبعونی یحببکم اللہ اگر خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو اُس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام بندۂ فرمان حلقیہ بگوش بانجاؤ خدا خود تمھیں اپنا محبوب بنالے گا وہ پوچھتا ہے جن پر آپ نازل ہوئے اُن کے ساتھی کیسے ہے تو قرآن فرماتا ہے:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

اُن کا مرتبہ کیا پوچھتے ہو خلاصہ اتنا سمجھ لو کہ اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ وہ پوچھتا ہے آپ کہاں اُترے تو قرآن فرماتا ہے:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا

میں عربی ہوں عرب شریف میں اترا ہوں وہ پوچھتا ہے آپ کس مھینے میں نازل ہوئے تو فرماتا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

میں پہلی بار جب دنیا میں تشریف لایا ہوں تو رمضان شریف کا مہینہ تھا وہ پوچھتا ہے آپ پہلے پہل رات کو تشریف فرما ہوئے تھے یا دن کو تو فرماتا ہے:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

میں شب قدر میں اترا ہوں وہ پوچھتا ہے کون سی تاریخ تھی تو قرآن تین بار لیلۃالقدر فرما کر اشارہ فرما دیتا ہے کہ لیلۃالقدر میں ۹ حرف ہیں ۹ کو ۳ میں ضرب دینے سے ۲۷ ہوتے ہیں یعنی ۲۷۔ رمضان مبارک شب قدر میں پہلی بار میرا نزول ہوا۔ وہ پوچھتا ہے آپ ایک ہی بار سب کا

سب کیوں نہیں نازل ہو گئے تھوڑا تھوڑا کر کے کیوں تشریف لائے تو قرآن فرماتا ہے:

لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ

اس لیے کہ خدا کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے آسانی سے یاد فرمالیں یاد کرنے میں انہیں تکلیف نہ ہو۔وہ پوچھتا ہے آپ کی باتیں یقینی ہیں یا نہیں قرآن فرماتا ہے:

ذَٰلِكَ ٱلۡكِتَٰبُ لَا رَيۡبَۛ

میں وہ بلند رتبہ کتاب ہوں کہ مجھ میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں وہ پوچھتا ہے آپ کس کے لیے تشریف لائے قرآن فرماتا ہے:

هُدًى لِّلۡمُتَّقِينَ

میں ڈروالوں کو ہدایت کرنے کے لئے تشریف لایا ہوں وہ پوچھتا ہے ہم خدا کی عبادت کس طرح کریں قرآن فرماتا ہے:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ، كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ، و عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ

نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، روزہ رکھو، حج بیت اللہ کرو یہ خدا کی عبادت کے طریقے ہیں وہ پوچھتا ہے ہم آپ کے پاس کیونکر آسکتے ہیں قرآن فرماتا ہے:

يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

میرے پاس اگر آنا چاہو تو پہلے خوب پاک ہو لو بغیر پاک ہوئے مجھے ہاتھ نہیں لگا سکتے وہ پوچھتا ہے کون سا دین سچا ہے تو قرآن فرماتا ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

بیشک اللہ کے نزدیک سچا دین اسلام ہے وہ پوچھتا ہے آپ کو ماننے کی کیا جزا اور نہ ماننے کی کیا سزا ہے تو قرآن فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًاۙ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا۝

جو لوگ مجھے مانتے ہیں مجھ پر ایمان لاتے ہیں اُن کی مہمانی جنت الفردوس ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کبھی نکلنے کے نہیں اور فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

جو لوگ مجھے نہیں مانتے ہیں میرے ساتھ کفر کرتے ہیں خواہ وہ نصاریٰ و یہود ہوں یا مجوس و آریہ و ہنود اور مرتدین عنود سب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ تمام مخلوقات سے بدتر ہیں۔ اور فرماتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ جو لوگ زبان سے میرے ماننے کا دعویٰ کریں اور باطن میں مجھ سے انکار رکھے جیسے میں مشرکین کی دوستی کو حرام بتاؤں اور یہ لوگ اسے حلال ٹھہرائیں میں مشرکین کو شر البریہ فرماؤں اور یہ لوگ اسے لیڈر رہبر، رہنما، امام، مہاتما بالقوہ نبی مذکر معبوث من اللہ وغیرہ کہیں یہ اور اس قسم کے سب لوگ وہابیہ، گاندھویہ، نیچریہ، روافض، قادیانیہ، چکڑالویہ سب کے سب منافق ہیں اور ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ مسلمان بھائیوں! دیکھا آپ نے قرآن مقدس نے تمام سوالات کے جوابات دے دیے اور وید کی مہر نہ کھلی نہ کھلے اب فرمائیے وہ شخص مسلمان ہو گا یا نہیں۔ ضرور ہو گا اس لئے کہ اس کے تمام شرائط قرآن پاک نے پورے فرمادیئے یہ ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔

دنیا جہاں میں جگ سنسار میں خدا کے نزدیک سچا مذہب، ستیہ دھرم ایک دین اسلام ہے۔ پیارے بھائیوں دیکھا آپ نے یہ ہے ہمارا پیارا مذہب جس کی حقانیت کے جگمگاتے آفتاب کے حضور تمام خفاشان مذاہب باطلہ کی آنکھیں خیرہ اور بے بصارت ہیں جس کی بارگاہ صولت پناہ کی دہلیز سطوت پر آج دنیا کے مذاہب وادیان اپنی جبین خم کرنے پر

مجبور ہیں۔ افسوس آج اس پاک مقدس دین پر ایسے سڑیل مذہب والے ایسے ناپاک حملے کریں اور مسلمان یوں خاموش رہیں آہ کیا تم ایسے بے غیرت ہو گئے ہیہات کیا تمہارے اندر اپنے سچے مذہب کا ایسا بھی درد نہیں جیسا باطل پرستوں کو اپنے جھوٹے دھرم کا ہے کیا تمہارے دل واقعی مردہ ہو چکے ہیں کیا اب بھی تمہاری رگ حمیت وغیرت نہیں پھڑکے گی اگرہاں واقعی ایسا ہی ہے تو بہتر یہ ہے کے مرنے پہلے مر جاؤ اور چلو قبر کے اندر سو رہو ایسی بے غیرت زندگی مرنے سے بدتر ہے کہ اپنے پیارے دین اسلام، پیارے قرآن، پیارے رسول، پیارے رحمان کی مقدس شان میں ایسے ملعون کلمے سنیں باغ اسلام کو یوں لوٹتا دیکھیں اور دم سادھے بیٹھیں رہیں اٹھو جاگو اور ہوشیار ہو بیدار ہو بہت سو چکے سونے کا نتیجہ بھی بھگت چکے کیا تم ابھی اپنی پاداش کو نہیں پہنچے برائے خدا اب ہندوؤں سے ہوشیار رہو اُن سے نفرت کرو، اُن کی اتحاد و وداد توڑو، اپنا رشتہ پیارے اسلام سے جوڑو مشرکین سے اپنا تعلق توڑو کیا اب اس وقت کا انتظار ہے جب معاذاللہ اسلام کا لہلہاتا باغ خدانہ کردہ تمہاری آنکھوں کے سامنے اُجاڑ ڈالا جائے اس کے پھول پتیاں سب ایک دم سے کمھلا جائیں۔ اٹھو اللہ پھر رسول جل و علی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھروسہ کر کے دین الٰہی کی حمایت کے لئے کمر ہمت چست باندھو آج اعدائے دین تمہارے اس پیارے مذہب اسلام کے مٹانے کے لئے اپنے سونے چاندی کو پانی کی طرح بہا رہے ہیں تم بھی تیار ہو جاؤ اور جو جماعت رضائے مصطفیٰ کے کام کر رہی ہے جو جماعت کفار کی تمام تر مساعی ضارہ کے باطل کرنے میں کوشش کر رہی ہے جس کا وفد اسلام مردانہ وار اللہ اکبر یا رسول اللہ کہہ کر دشمنوں کے نرغے میں کود پڑا ہے اور بحمدہ تعالے مولیٰ عزوجل اور اس کے حبیب اکمل نے اسے اُمید سے زیادہ فتح و نصرت بھی عطا فرمائی ہے دامے، درمے، قدمے، قلمے، سخنے اس کی امداد و عنایت کرو مولیٰ عزوجل آپ کو اور مجھے اپنے دین پاک کی حمایت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں آئندہ صحبت میں قرآنی توحید اور ویدک توحید کا مقابلہ انشاءاللہ المولے تعالے دکھاؤں گا وصلے اللہ تعالیٰ علے خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین وابنہ وحزبہ یاارحم الراحمین ویااکرام الاکرمین. واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین۔

(تقریر منیر قلب، صفحہ ۱٦)

☆☆☆☆☆☆

یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لیے ہے

از- بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ

کہتے ہیں کہ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خان لکھنوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۸ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ کو دن میں دس بجے رحلت فرماگئے۔ ان کے ساتھ ایک قرن ختم ہو گیا، تاریخ کا ایک دوران کے آنکھ بند کرتے ہی تمام ہو گیا اور ایک ہنگامہ پرور عالم ان کے ساتھ ہی ابدی نیند سو گیا۔ محبتِ رسول کی کتنی محفلیں سونی ہو گئیں، معاندین رسالت سے مجادلے اور مناظرے کی کتنی بساطیں سرد پڑ گئیں، اور دنیائے ملت مرحومہ کی پاسبانی کرنے والے ایک چوکس دیدہ ور سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئ۔

آہ! ایک متبحر عالم نہیں رہا، شب زندہ دار عابد نہیں رہا، ایک زبان داں مناظر نہ رہا، ایک زندہ دل صوفی نہ رہا، ایک عندلیب زمزمہ سنج نہ رہا، ایک دہاڑنے والا شیر نیستاں نہ رہا۔ بلکہ سچ پوچھو تو وہ کیا گیا آثارِ سلف کا ایک اور تاج محل ڈھ گیا۔ جب تک وہ رہا اپنوں کی سرد مہری، غیروں کی ایذارسانی، دوستوں کی مہربانی اور دشمنوں کی عداوتوں کے طوفان میں مضبوط چٹان کی طرح جما رہا۔ وقت کا کوئی دھارا اس کے پائے ثبات میں لغزش نہ لا سکا۔ وہ اللہ ورسول۔ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے لڑتا رہا، ان کی دسیسہ کاریوں کا راز فاش کرتا رہا اور عواقب و نتائج سے بے پرواہ کبھی کفر وطغیان سے صلح نہ کر سکا۔ بجلیاں چمکتی رہیں، بادل گرجتے رہے، طوفان آنکھ دکھاتا رہا اور مصائب و آلام نے بار بار جھنجھوڑا۔ لیکن اس زبان حق بیان سے شمع حقیقت کی لو کسی طرح نہ بجھی نہ تھر تھرائی۔

ہزار بار نتائج سے ہو کے بے پرواہ

اسی کا نام لیا جس کا نام لینا تھا

وہ جس کو خلوص قلب کے ساتھ حق سمجھتا رہا وہی کہتا رہا، چاہے دوست خفا ہوں یا دشمن ناراض، اپنے ساتھ چھوڑیں یا غیر نیزے سنبھالیں، خویش واقارب سرزنش کریں یا پرائے موت کا جام تیار کریں، اور عجب نہیں کہ اس کی اس ادا پر کل میدانِ محشر میں رحمت کو جوش آجائے اور پکار اٹھے

ع یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لیے ہے

خدا سمجھے مخالف پریس نے اپنی پوری طاقت صرف کر دی ہے، اور باہری دنیا میں ڈھول پیٹ دیا ہے کہ طبقہ اہلِ سنت و جماعت کا فسادی، مسلمانوں کی جماعت میں آگ بھڑکانے والا، اپنے حلوے مانڈے کی خاطر جلب منعفت اور حصولِ زر کے لیے اپنی ارادت و پیری کی دوکان چمکانے کے لیے مسلمانوں کو ملنے نہیں دیتا۔ اور ان میں کفر و فسق کی چنگاریوں سے آگ بھڑکاتا رہتا ہے اور اس کے ثبوت میں انھیں حضرت علامہ حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمہ کی ذات پر دعویٰ کی دلیل اور ہر جھوٹ کی شاہد بتائی جاتی ہے۔ اس پروپیگنڈہ کے پیش نظر ہم تو سمجھتے ہیں کہ جب تنہا ایک شخص حصولِ زر کی خاطر غیر منقسم ہند کے تقریباً دس کروڑ، منقسم ہند کے چھ کروڑ مسلمانوں کو لڑاتا رہا تو کم از کم نواب حیدر آباد جتنا مالدار ضرور ہو گیا ہوتا آغاز خاں یا ملا طاہر جتنا سرمایہ دار تو ضرور ہو گیا ہوتا، آغا خاں یا ملا طاہر جتنا سرمایہ دار تو ضرور ہو گیا ہوتا۔ اگر

حصول زر کا یہ طریقہ اتنا ہی کامیاب ہے تو ہر شہر میں اس کی کوٹھیاں ہوتیں اور ہر علاقہ میں اس کی عشرت گاہیں۔ لیکن یہ کتنی درد ناک حقیقت ہے کہ جب ان کا وصال ہوا تو وہ اپنی معیشت سے تنگ تھے وہ اپنے بچوں کو تحریر کرتے ہیں:

"عزیز طویل علالت کے سبب بالکل تنگ ہو گیا ہوں اور آمدنی محدود سے محدود، تم لوگ کسی طرح گزر بسر کرو اور تعلیم حاصل کرو۔"

جب کہ دوسری طرف کتنے شیخ الاسلاموں، امن کے علمبرداروں اور ملت کے خیر خواہوں، حکیموں کی موت وحیات میں بغیر کسی مادی سبب کے روپیوں کی ریل پیل اور سرمایوں کا انبار ہے۔ جس کے سہارے عظیم کوٹھیوں اور طویل خانقاہوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ اور حضرت کے قدم جہاں پہنچ جاتے ہیں ایک نئی بلڈنگ جنم پالیتی ہے۔ نہ معلوم یہ کون سا خفیہ دستِ غیب ہے کہ یہ بدنام فسادی بے چارہ بقول معاندین زندگی بھر حصولِ زر کے لیے لوگوں کو لڑاتا رہا، لیکن وفات پائی تو معلوم ہوا کہ ہاتھ خالی ہے۔

اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ الزام تراشیوں سے قطع نظر ہم ان کی تحریک کا مبصرانہ جائزہ لیں۔ آیا واقعی ان کا پیغام غیر مفید اور باعثِ ضرر تھا یا اسلامی تنظیم کا ایک ناگزیر عمل تنقید ہے جس کے بغیر کوئی جماعت زندہ نہیں رہ سکتی اور کوئی حق باطل کے میل سے نہیں بچ سکتا۔ مولانا علیہ الرحمہ اپنی ساری زندگی مشہور و معروف بتان محراب و منبر کے خلاف جدوجہد کرتے رہے، جو تقدیس کے گنبد میں بیٹھ کر ایک طرف تو اسلام کی عزت، اس کے ناموسِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت سے کھیلتے ہیں، ان کا قلم مذہبی عیاشیوں میں مبتلا اور دماغ فکری بے راہ رویوں سے داغ دار رہا۔ دوسری طرف بزعم خویش مذہبی سربراہی اور قیادت دینی کے بھی دعوے دار تھے اور بدقسمتی سے عوام و خواص کی ایک بھیڑ بھی ان کے ارد گرد جمع ہو گئی تھی جو ان کا ہر مصرع اٹھاتی اور ہر شعر پر گرہ لگاتی۔ مولانا علیہ الرحمہ نے اس پورے طائفہ کے خلاف دین و دیانت کی پوری ذمہ داری کے ساتھ ایک مقدس تحریک جاری رکھی اور پوری شدت کے ساتھ یہ ظاہر کرتے رہے کہ دین میں نئی راہ نکال کر لوگ خود دین سے نکل گئے ہیں۔ خدا اور رسول کی بغاوت کر کے اسلام کے دائرے سے الگ ہو گئے ہیں۔ اس لیے مسلمان ان گمراہوں سے آگاہ رہیں، ان سے رسم و راہ نہ بڑھائیں، ان سے تعلقات مہر و محبت نہ قائم کریں، ان سے شادی بیاہ نہ کریں، ان کو اپنے سے الگ رکھیں، کہیں وہ اپنی بیماری صحت مند مسلمانوں میں نہ پھیلا دیں، کہیں یہ لوگ گمراہی کے جراثیم صحیح العقیدہ مسلمانوں میں بھی نہ داخل کر دیں۔

(مضامین بحر العلوم، حصہ دوم، صفحہ ۹۲)

☆☆☆☆☆☆

سیف الفقیہ الباسل (قسط اول)

از- جانشین مظہر اعلی حضرت وارث علوم شیر بیشۂ اہلسنت ابوالمظفر محمد مشاہد رضا خان صاحب حشمتی علیہ الرحمہ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت اس مسئلے میں کہ ایک عالم اہل سنت نے اپنے مضمون میں ایک ہندوستانی حکومت کی لسٹ میں مسلم آبادی جو صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ساتھ بدعقیدہ و مرتد و گمراہوں پر مشتمل ہے۔ ان سب کو اپنا رویہ بدلنے اور باہمی طور پر متحد و متفق ہو جانے کا مشورہ دیا ہے، وہ لکھتے ہیں: ہندوستانی تیس کروڑ امت (جس میں بد عقیدہ و گمراہ بھی شامل ہیں) اگر اپنے رویہ کو بدل دے اور باہمی طور پر متحد و متفق ہو جائے تو بہت جلد اس ملک کا منظر نامہ تبدیل ہو سکتا ہے... الخ۔ آگے لکھتے ہیں:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُواج

(ترجمہ کے بعد لکھتے ہیں) اگر امت مسلمہ اس ارشاد مبارکہ کی عامل ہو جائے تو مذہب سے لے کر سیاست تک، حیات سے لے کر ممات تک اور دنیا سے لے کر آخرت تک ہر محاذ پر کامیابی اس کے قدم چومے گی۔۔۔۔۔ الخ۔ پھر آگے لکھا: اے خدائے پاک کی وحدانیت پر یقین رکھنے والو! اٹھو اتحاد کی چادر جہان اسلام پر تان دو۔

اخوت و مساوات کا عملا مظاہرہ کرو اور باہمی انتشار و افتراق و اختلاف کو مٹا کر اللہ کی رسّی مضبوطی سے تھام لو۔ بے شک دنیا و آخرت میں عزت و کامیابی تمہارے لیے ہی ہے۔۔۔۔ الخ۔ کیا قرآن و حدیث کی روشنی میں اس عالم اہل سنت کے اقوال درست ہیں؟ کیا حکومت کی فہرست میں ہندوستان تیس کروڑ آبادی جس کو حکومت بنام مسلم شمار کرتی ہے جس میں صحیح العقیدہ سُنّی مسلمان، قادیانی، رافضی، بوہرہ، خوجہ، وہابی، دیوبندی، نیچری، صلح کلی وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ ان سے صحیح العقیدہ سُنّی مسلمانوں کا اتحاد ممکن ہے؟ جبکہ مضمون نگار نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ اتحاد مذہب سے لے کر سیاست تک، حیات سے لے کر ممات تک، دنیا سے لے کر آخرت تک کام آئے گا۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرما کر صحیح رہنمائی فرمائیں۔

المستفتی: حاجی احمد عمر ڈوسا قادری اشرفی برکاتی رضوی حشمتی، منیش مارکیٹ، ممبئ

باسمہ سبحانہ وتعالی

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم

وعلی ذویہ وصحبہ ابدالدھور وکرما

الحمدللہ الذی ھدانا الی الصراط المستقیم والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الذی اظھر الطریق المبین و علی آلہ وصحبہ اھل الرشد والھدایۃ والیقین الا سیما فی الفتن فی کل الزمان والحین اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

الجواب بعون الملک الوہاب: سوال میں جس سُنّی عالم کہلانے والے کا مضمون نقل کیا گیا ہے وہ اگر فرقہ باطلہ کے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ جانتا ہے (جو اس میں درج ہو رہے ہیں) پھر ان کو مسلمان جانتا ہے تو وہ خود اپنے اس مضمون سے اولاً نہ عالم، نہ مومن، نہ مسلمان، بلکہ مرتد کافر ہو گیا۔

سوال مذکور میں جس معجون مرکب و معجون نجس کا ذکر کیا گیا ہے اس کو ردّ کرنے کے لیے تفصیلاً ایک کتاب کی ضرورت ہے لیکن یہاں اختصار وا ایجاز کے ساتھ ضبطِ تحریر کررہاہوں۔ یہ عالم اہل سنت کہلانے والا بے دین توحید کا دعویدار توہے۔ پھر یہ بتائے کہ روافض میں ایک فرقہ نصیری جو حضرت مولائے کائنات علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کو خدا کہتاہے اوراس پر ایک شعر بھی ایک مشاعرہ میں پڑھا گیا۔

لوگ بے وجہ نصیری کو برا کہتے ہیں
کچھ تو دیکھاہے علی کو جو خدا کہتے ہیں

العیاذ باللہ تعالٰی

بتائے یہ بے دین عالم اہل سنت کہلانے والا ادّعاے وحدانیت کہاں گیا فرقہ نصیریہ کے سامنے؟ کیا حضور خاتم النبیین عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والوں اور حضور کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو حضور سرورِ عالم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے نام لے کر مسجد سے نہ نکالا؟ بایں طور اخرج یاابن فلاں اخرج یاابن فلاں منافقین کو، کلمہ پڑھنے والوں کو، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پیچھے پانچ وقت نماز پڑھنے والوں کو مسجد سے نکل دیا گیا، اس کا دعویٰ اتحاد کہاں باقی رہا۔ خاکساری مرتد عنایت اللہ مشرقی تحریکِ خاکساری کا بانی کیا اس کا قائل نہیں کہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، کوئی بھی ضروری نہیں، صرف اسلام میں جہاد ضروری ہے۔ اور وہ لکھتاہے کہ جو بھی حج کرنے جاتے ہیں، وہ لوگ بت پرستی کرتے ہیں اور مسلمانوں سے خدا راضی نہیں ہے۔ انگریزوں، عیسائیوں سے خدا راضی ہے کہ اس نے انگریزوں کو حکومت دے دی اور زمین کا بادشاہ بنادیا۔

اب بتائے سُنّی عالم کہلانے والا بے دین ایسے کلمہ پڑھنے والوں کو جو احکام اسلامی کو، فرائض اسلام کو غیر ضروری بتائے اور قوانین اسلام کا استہزاء کرنے والوں کو اور تمام مومنین کو جو حج کرنے جاتے ہیں ان کو بت پرست بتانے والے کو ساتھ لے کر اوراس کو مسلمان گردان کر خود کافر مرتد ہوا یا نہیں؟ اور وہ روافض جو خدا کی وحدانیت کے قائل ہی نہیں اور قرآن عظیم کو خدا کی کتاب نہ مان کر بیاض عثانی مانتے ہے اور موجودہ قرآن عظیم کو محرّف کہتے ہیں تو اس دعویٰ بر بنیاد توحید، باطل محض ہوا یا نہیں؟ جب عقیدۂ توحید وقرآن ہی باقی نہیں تو یہ سُنّی عالم کہلانے والا نام نہاد عالمِ اہل سنت کو مشرکین سے اتحاد کرنے میں اور مشرک بننے میں کیا چیز سدّ راہ ہے۔ اور پھر "کل الناس و کل الخلوق متحد" پر عمل کرنے میں کیا پس و پیش ہے، قرآن کی آیتیں بے محل پڑھ کر تحریف معنوی کی ہے، یہ آیت وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا مومنین کے لیے ہے اور نماز وروزہ وزکوۃ، خدا کی وحدانیت وایمان جن کا منکر کافر ومرتد ہے، ہر گز مومن نہیں۔ اور وہ کافر مرتد مومن نہیں۔ تو ان کے ساتھ اتحاد نہیں ہے بلکہ کفر واسلام متحد کرنے کا کفری منصوبہ ہے۔ العیاذ باللہ تعالی منہ۔

اتحاد باطل کی دعوت دینے والا مسجد ضرار کا واقعہ بھول گیا۔ قرآن عظیم کا یہ اعلان ذیشان جو عظمتِ مصطفٰی علیہ الصلاۃ والسلام پر شاہد عدل ہے اور منافقین و مرتدین وبے دینوں پر برقِ خداوندی

وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّكُفۡرًا ۔۔۔ الخ۔

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب۔

وہ مسجد کلمہ پڑھنے والوں نے بنائی، نماز، روزہ اور زکوۃ دینے والوں نے بنائی، داڑھی والوں نے بنائی، احکام اسلامی ادا کرنے والوں نے بنائی،

اسلامی صورت اور ظاہری حال بھی اسلامی مگر غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان بد باطن منافقین کی بنائی ہوئی مسجد کو ڈھا دینے کا حکم دیا اور حسب الحکم ڈھا کر جلا دی گئی۔

سُنّی عالم کہلانے والا اب بھی نہ بیدار ہوگا تو کب ہوگا؟ اگر منافقین، مرتدین اور بے دینوں سے اتحاد روا ہوتا تو مسجد ضرار کا واقعہ پیش نہ آتا۔ ہادیٔ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، زکوۃ دینا، احکام اسلامی ادا کرنا، اسلامی صورت بنانا نہ دیکھا اور وہ مسجد جو مسجد نہ تھی بلکہ منافقین کا اڈہ تھا، اس نام نہاد مسجد کو ڈھا دینے کا حکم دیا۔ بتاؤ اتحاد کہاں باقی رہا۔ تمام فرقہائے باطلہ سے اتحاد، اتحاد باطل ہوا یا نہیں؟ پھر بھی یہ بد باطن سُنّی عالم کہلانے والا نام نہاد فرقوں سے اتحادِ باطل کی دعوت دے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔

مرتد، بددین خاکساریوں کے کفریات تفصیلاً دیکھنے کے لیے اہل سنت و جماعت کی کتب مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے اور "حکم جبار بر خاکسار" کا مطالعہ کریں۔ اور مرتد بے دین مشرقی کو اس کے کردارِ بد اطوار اور نظریات کفریہ اس کی کتاب "تذکرہ" میں دیکھیں۔ مرتدین زمانہ رافضیوں کے فرقہ باطلہ کے عقائدِ کفریہ کی تفصیلی معمولات کے لیے محدث عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب "تحفۂ اثنا عشریہ" کا مطالعہ کریں اور "آیات بینات" اور نصیحۃ الشیعہ" وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

وہ سُنّی عالم کہلانے والا مدعیٔ اتحاد بر بنائے توحید قرآن عظیم کا وہ روشن بیان پڑھ لے کہ دل میں عشق مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شمع روشن ہو اور ایمان کی امان پائے اور دیکھے کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ زرّیں کارنامہ جو خرمن اتحاد باطل پر برق شرر بار ہے۔ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں ایک مسلمان اور یہودی کے کھیت کے پانی سے متعلق جھگڑا تھا۔ ان دونوں نے اپنے معاملہ کو جانِ عدل وانصاف سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فیصلہ فرمایا، وہ یہودی کے حق میں ہوا۔ اس مسلمان نے اپنے دل میں خیال کیا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے تالیفِ قلوب کے لیے یہودی کے حق میں فیصلہ فرما دیا ہے۔ حالانکہ فیصلہ میرے حق میں ہونا چاہئے تھا۔ لہٰذا اس نے یہودی سے کہا، اس معاملہ کو ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش کریں گے۔ یہودی نے کہا، جب آپ کے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا تو اب اور کسی سے فیصلہ لینے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر وہ مسلمان کہلانے والے نے اس معاملے کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے؟ تو یہودی میں عرض کیا: حضور! آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو چکے ہیں۔ اور وہاں سے فیصلہ میرے حق میں ہوا ہے۔ انہیں تسلیم نہیں۔ دوبارہ آپ کی بارگاہ میں حاضر آئے۔ اتنا سننا تھا کہ فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تیور بدل گیا۔ مکان کے اندر تشریف لے گئے۔ باہر آئے تو ہاتھ میں تلوار تھی اور اس نام نہاد مسلمان کا سر قلم کر دیا۔ فرمایا، جو بارگاہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے ہو کر میرے پاس فیصلہ لینے آئے اس کے لیے عمر کا یہی فیصلہ ہے۔ پورے شہر مدینہ میں ایک شور برپا ہو گیا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔ یہ خبر تاجدارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچائی گئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا۔ کیا تم نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے؟ حضرت

سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمر نے کسی مسلمان کو نہیں قتل کیا ہے اور اللہ رب العزت جلّ جلالہ نے جو وحی نازل ہونے والی تھی

حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر جاری فرما دی اور آپ نے فرمایا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(سورۃالنساء، آیت/۶۵)

ترجمۂ رضویہ: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں آپ کو حاکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں۔ اور جی سے مان لیں۔

یہ آیت کریمہ سنی عالم کہلانے والے کی دعوت اتحاد باطل پر سیف براں ہے۔ اتحاد باطل کی دعوت دینے والا سبق سیکھے، عقل کے ناخن لے۔ اس واقعہ نے اتحاد باطل کی دھجیاں بکھیر دیں۔ اتحاد باطل کے ناپاک منصوبے کو تار تار کر دیا۔

(اتحاد باطل کی بیخ کنی، صفحہ ۸)

☆☆☆☆☆☆

الکرش یحل مع الکراہۃ

از- نبیرۂ مظہر اعلی حضرت محقق عصر علامہ فاران رضا خان صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین زید جو کہ اپنی تقریر میں اوجھڑی کو مکروہ تنزیہی کہنے والوں کو کہتا ہے کہ "دھکادھک اوجھڑی کھائی جارہی ہے" لہذا زید پر کیا حکم ہے؟ نیز اوجھڑی کے تعلق سے وضاحت فرما دیں کرم ہوگا۔

المستفتی:- محمد غلام جیلانی رجواپور بستی

الجواب بعون الملک الوھاب:- اوجھڑی کے تعلق سے تفصیلِ تام انشاءاللہ الرحمان نذر قارئینِ کرام ہوگی سر دست تفصیل موجب تطویل لہذا مختصر وجوہ پر اقتصار و باللہ التوفیق الغفار،

اولاً فقیہ جب کسی مسئلہ کی حلت، تنزیہہ و تحریم، رخصت و عزیمت میں بحث کرے ضروری نہیں کہ وہ اس رخصت کا ہی فاعل ٹھہرے حضرت امامِ اعظم قدس سرہ الاکرم کے کپڑے میں نجاستِ خفیفہ لگی علی الفور تطہیر کی سعی کی ناظر نے سوال کیا مابع ثوب سے کم پر نجاست خفیفہ میں رخصت کا آپ ہی نے فتوی دیا، پھر تطہیر کا کیوں ارتکاب کیا؟ فرمایا فتوی اور ہے تقوی اور ہے رخصت قول ہے عزیمت فعل ہے جان برادر! اب اگر کوئی سفیہ اسی فتوی امام سے دلیل لائے کہ دھکادھک کیچڑ کے ساتھ عبادات کی جارہی ہیں معاذاللہ تو اس سفاہت کا کیا کیجیے، بس صرف نگاہ کر کے اپنی راہ لیجیے یونہی اوجھڑی پر مکروہ میں تنزیہہ و تحریم پر مع دلائلِ قاہرہ بحث کرنے والے فقیہ کو اگر کوئی فاعل قرار دیتے ہوئے دھکادھک اوجھڑی کھانے کا الزام دے سو جلد کوئی عاقل اس کے منہ میں لگام دے وضاحت مسئلہ اور عامل مسئلہ دونوں الگ الگ ہیں پھر اگر تنزیہہ کے قائل کو دھکادھک اوجھڑی کھانے والا بتاؤ گے، تو عباراتِ در مختار و طحاوی کہاں لے جاؤ گے، کیا تمام قائلانِ تنزیہہ پر یہی الزام لگاؤ گے؟ خود مقیس علیہ یعنی حدیث پاک میں جو اجزاء ذکر ہوئے اس کے متعلق درِ مختار میں ہے:

و قیل تنزیھاوالاول اوجہ

ثابت ہوا کہ مکروہ تحریمی پر مقیس علیہ میں اتفاق نہیں، تو مقیس میں کیونکر اختلاف نہیں؟ یہاں تک تو مقیس علیہ کا حال ظاہر ہوا اب مقیس کی جانب رجوع لائیں سات اجزاء تو حدیث میں ذکر ہوئے اس پر علماء نے جو پانچ قیاس کئے اس پر بھی مکروہ تحریمی و تنزیہی کا اختلاف ہوا بلکہ بعض کے متعلق صاف فرمادیا کہ مع الکراہت حلال ہے مخفی نہیں کہ جب حلت کے ساتھ کراہت کا لاحقہ ہو تو لا جرم تنزیہی ہی مراد ہوگی ذبائح الطحطاوی میں ہے:

الذکر والانثیان والمثانۃ والعصبان اللذان فی العنق والمرارۃ تحل مع الکراہۃ، وکذا الدم الذی یخرج من اللحم والکبد والطحان دون الدم المسفوح، وھل الکراہۃ تحریمیۃ اوتنزیہیۃ

قولان پھر امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے انھیں اجزائے مختلف فیہا پر قیاس فرمایا تو یہ کیسے بالاتفاق مکروہ تحریمی ٹھہرے؟ عجب کہ مقیس علیہ میں اختلاف ہو اختلاف ہو، اور مقیس بالاتفاق ہو باپ کے نسب میں اختلاف بیٹے کا نسب بالاتفاق ان ھذالشی عجاب خود امام اہلسنت اعلیحضرت قبلہ قدس سرہ نے انھیں بائیس اجزاء کو حرام و ممنوع

ومکروہ پر منقسم فرمایا ملاحظہ ہو "(حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں) بعدہ بائیس اجزاء کا ذکر کرتے ہوئے اوجھڑی کو سترہویں مقام پر رکھا "فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۸، صفحہ ۳۲۷۔

اب ترتیب اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ بنظر غائر ملاحظہ کریں حرام کے بعد ممنوع پھر مکروہ کو ذکر کیا اگر مکروہ سے مراد یہاں تحریمی ہوتی تو ضرور حرام کے بعد مکروہ پھر ممنوع مذکور ہوتا اور عبارت یوں ہوتی۔ "مگر بعض کہ حرام یا مکروہ یا ممنوع ہیں" بلکہ خود ہی فرماتے ہیں "ان بائیس مسائل اور باقی فروع و تفاریع سب کی تفصیل تام و تحقیق تمام فقیر کے رسالہ المنح الملیحۃ فیما نہی من اجزاء الذبیحۃ میں دیکھی جائے" (فتاویٰ رضویہ شریف)

واضح کہ ان بائیس مسائل کی تفصیل تام و تحقیق تمام کہ کون حرام و ممنوع و مکروہ ہے اسی رسالہ میں موجود اور رسالہ مبارکہ نظر علماء سے مفقود تو اوجھڑی کا کراہت تحریمی پر جزم معیوب اب ماکولات میں تنزیہہ و تحریم کی وضاحت کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ فرماتے ہیں "کراہت تنزیھی یعنی کھانا بہتر نہیں اور کھالیں تو گناہ نہیں تحریمی یعنی کھانا ناجائز و گناہ ہے" فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۸، صفحہ ۳۳۵۔

اور ابھی طحاوی کے حوالے سے مثانہ اور کچھ اجزاء کا ذکر گزرا کہ کراہت کے ساتھ حلال ہیں اور کراہت کے ساتھ حلال مکروہ تنزیہی ہی ہو سکتا ہے تحریمی جبکہ ناجائز و گناہ تو کیونکر اس کی تحلیل روا فافھم پھر اعلی حضرت قبلہ قدس سرہ اوجھڑی کو مثانہ پر قیاس فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں دو اور کرش (اوجھڑی) وامعاء مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں (فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۸، صفحہ ۳۲۶) تو اب فقیر کو کوئی شک نہیں جانتا کہ اوجھڑی کے متعلق یہ کہے

الکرش یحل مع الکراہۃ مزید تفصیل مع دلائل اگر درکار ہو فانتظروا فی معکم من المنتظرین

واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم

کتبہ

فقیر سگ بارگاہ مشاہد

محمد فاران رضا خان حشمتی غفرلہ القوی آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف و نائب صدر المدرسین الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ۔

☆☆☆☆☆☆

داستانِ فتح عجیب

از- علامہ شرف الدین خان حشمتی دامت برکاتہم

کیوں دبیں کس سے دبیں ہیں جو تیرے در کے غلام

غوث اعظم کی حفاظت میں ہے بندہ تیرا

۲۵ جون ۲۰۲۱ء دن جمعہ کا تھا کہ موضع صبر اپورا موا میں فدائے حشمتیت جناب عبد القادر صاحب حشمتی مرحوم و مغفور کی نماز جنازہ ہونی تھی، جس کی امامت کے لئے نبیرۂ شیر بیشۂ اہل سنت، شہزادۂ معصوم ملت، ضیغم اہل سنت حضرت علامہ الحاج مفتی محمد مہران رضا خان صاحب قبلہ دام ظلہ الاقدس نائب مفتیٔ شہر پیلی بھیت شریف تشریف لائے تھے، قبل نماز جنازہ حضرت قبلہ نے تقریباً پندرہ بیس (۱۵/۲۰) منٹ احقاق حق وابطال باطل کرتے ہوئے زبردست مدلل مبرہن رد وہابیت و رد دیوبندیت فرمایا، جس شیرانہ و دلیرانہ انداز میں تقریر فرمارہے تھے وہ دیکھتے ہی بنتا تھا، مانو قصر وہابیت و نجدیت پر گرجتی ہوئیں بجلیاں گررہیں ہوں، کسی کو مجال دم زدن نہ تھا، مگر مجمع میں چند افراد کی گھلبلاہٹ ان کے کفر باطن کا پتہ دے رہیں تھیں، اور پھر ہوا بھی یوں ہی جب حضرت قبلہ نے تقریر پر تنویر کے اختتام پر اعلان فرمایا کہ: کوئی بھی وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، رافضی وغیرہ مرتد اس نماز جنازہ میں ہرگز شرکت نہ کرے ورنہ اپنی ذلت کا وہ خود ذمہ دار ہوگا،،

یہ اعلان کرنا تھا کہ بیس سے پچیس (۲۰/۲۵) وہابی دیوبندی اس جنازہ کی صفوں سے نکل کر بھاگے اور یوں ان خبثہ ملاعنہ سے جنازہ پاک ہوا فالحمد اللہ رب العلمین۔

اس وقت فقیر راقم کے دل میں خیال آیا کہ اللہ اس خانوادہ کو نظر بد سے بچاتے ہوئے یوں ہی حق پر رکھے کیا دلیرانہ شان ہے، نہ اپنا علاقہ نہ لوگ مانوس مجمع میں اغیار بھی ہیں پھر بھی وہی رنگ ہے وہی انداز ہے، ماتھے پر کوئی شکن ہے نہ چہرے پر کوئی خوف۔

بعد تدفین جبکہ حضرت قبلہ اپنی گاڑی کی جانب فقط ایک شخص کے ہمراہ موٹر سائیکل سے جارہے تھے، چونکہ حضرت کی گاڑی اس جگہ سے کافی فاصلہ پر کھڑی تھی

وہ تمام تر وہابی دیوبندی جو جنازہ سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے تھے راستہ میں کھڑے تھے حضرت قبلہ کو تنہا پاکر راستہ روک لیا،، مگر انہیں کیا خبر تھی کہ انقلاب آسماں ہوجائے گا،، شیر چند گیدڑوں کے جھنڈ میں مغلوب نہیں ہوتا

حضرت قبلہ فوراً نیچے اُترے اور فرمایا: بولو! کیا چاہتے ہو؟

وہ کہنے لگے کہ ہمیں جنازہ سے کیوں نکالا اور شور غوغہ کرنے لگے

حضرت نے فرمایا: اگر بات کرنی ہو تو بتاؤ میں بات کروں اور بتاؤں کہ تمہیں نماز جنازہ سے کیوں نکالا اور یہ بھی بتاؤں کہ تمہارے مولویوں نے حضور اکرم محبوب خدا صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں کیسی کیسی گستاخیاں کیں ہیں؟ کیسی کیسی گندی گھنونی گالیاں دیں ہیں؟ اور کچھ وہابی مولویوں کی عبارات کفریہ ذکر بھی کیں

مگر انہیں بات ہی کہاں کرنی تھی

اِدھر سنیوں کو جب خبر ملی کہ حضرت قبلہ کو وہابیوں نے روک لیا ہے تمام اہل سنت فوراً موقع پر آ جمع ہوئے اور تُو چل میں آیا کا شور ہو گیا

کچھ گیدڑ تو فوراً بھاگ نکلے اور کچھ معافی مانگنے لگے کہ کسی طرح سے بھی یہ چلے جائیں اور ہماری جان چھوٹے

حضرت نے تمام سنیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ :

ہمیں جھگڑا فساد نہیں کرنا ہے ہاں اب جبکہ انہوں نے روک ہی لیا ہے تو آج ہم بتا کر ہی جائیں گے کہ وہابیوں دیوبندیوں کو ہم نماز جنازہ سے کیوں نکالتے ہیں،

اسی اثناء میں علاقہ کے سابق ودھایک بھی آ گئے اور اب تک تمام وہابی دیوبندی بھاگ نکلے تھے

حضرت نے اسی مقام پر نماز اور دو رکعت شکرانہ کے ادا فرمائے،

کچھ ہی دیر میں علاقہ کے پولیس انچارج اپنے عملہ کے ساتھ آ گئے اور ایک وہابی کو موقع ہی پر دھر دبوچا بعدہ چھ اور دیوبندیوں کی گرفتاری ہوئی۔

فقیر حشمتی ان سب واقعات کا عینی شاہد ہے۔

الحمد اللہ اہل سنت کا رخ اُجالا ہوا، وہابیوں دیوبندیوں کا مونھ کالا ہوا، اہل سنت پھر فتح سے ہمکنار ہوئے، وہابی دیوبندی اپنی قدیمی روشِ فرار کو اختیار کرتے ہوئے پھر فرار ہوئے

فالحمد اللہ علی ذلک

خاک پائے حضور معصوم ملت فقیر حشمتی محمد شرف الدین خان حشمتی غفر لہ القوی،

نامہ نگار روزنامہ راشٹریہ سہارا اردو مشاہد نگر، گونڈہ

☆☆☆☆☆☆

قطب رائچور حضرت سید چندہ حسینی صوفی اشرفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میرا دل و دماغ و عدل و انصاف یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے یہ وہی بندہ ہے جس کی بابت امام اہلسنت نے اپنی آخری وصیت میں جزما فرمایا تھا کہ "اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کر دے گا"

اہلسنت کا سہارا ہند میں بعد رضا

ہے ہمارا ہی پیا حشمت علی خان قادری

مدیر اعلیٰ

عبید حشمت علی غفرلہ